ABC Certified
weekly MASAEL quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران
03136823946
masaelqta@gmail.com
www.weeklymasaelquetta.com
جلد نمبر 23 | 15 اپریل تا 21 اپریل 2020ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر 15

کورونا وائرس کو نہ روکا گیا تو مزید تباہی کا اندیشہ ہے، ثاقب کاکڑ

انٹرویو: اسرار کھیتران اور محمد عرفان

عوام صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے گھروں تک محدود رہیں، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کا خصوصی انٹرویو

ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ثاقب کاکڑ سے محمد عرفان اور اسرار کھیتران گفتگو کررہے ہیں

کورونا وائرس جان لیوا نہیں بلکہ خطرناک اور ایک مہلک بیماری ہے جس نے پوری دنیا کو لپیٹ میں لے لیا بلوچستان کے عوام کو وباء سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اور سنجیدگی اختیار کرنی چاہئے تاکہ آنیوالے وقت میں ان پر قابو پایا جاسکے، عوام صفائی کا خاص خیال رکھیں دن میں بار بار ہاتھ دھونے کیساتھ ساتھ مل جول سے بھی گریز کریں اور انتظامیہ کی جانب سے بتائے گئے احکامات اور احتیاطی تدابیر پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھروں تک محدود رہیں خود کو اور اپنے خاندان والوں کو اس وائرس سے محفوظ رکھیں، اس حوالے سے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ثاقب کاکڑ سے ہمارے نمائندوں کی ایک خصوصی نشست جو قارئین کیلئے پیش خدمت ہے۔

سوال: کورونا کے حوالے سے آپ لوگوں کے کیا اقدامات ہیں؟

جواب: کورونا کے حوالے سے گورنمنٹ آف بلوچستان، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن، پی ڈی ایم اے اور دیگر اداروں کیساتھ ملکر کوئٹہ میں تین جگہ قرنطینہ سینٹرز بنائے ہیں ایک میاں غنڈی میں ہے اس میں لگ بھگ ایک ہزار بندوں کو رکھنے کی جگہ موجود ہے اس میں حسب ضرورت ہر سہولت موجود ہے جو ہم نے بڑی جدوجہد کے بعد پورا کیا ہے اس قرنطینہ سینٹر میں پہلے جو لگ بھگ 550 بندے تھے ان کے ٹیسٹ کیے ان میں جو کیسز پازیٹو نکلے وہ ہم نے شیخ زاہد اسپتال شفٹ کیے اور جو نیگیٹو تھے وہ دوبارہ گھروں کو بھیج دیے اور گھروں میں کورنٹائن کردیے ہیں اس کے علاوہ ہمارے پاس آر ڈی اے کمپلیکس ہے یہاں پر بھی تین سو سے چار سو بندوں کی جگہ ہے جو حاجی کیمپ کیساتھ ویسٹرن بائی پاس پر ہے اس میں بھی ہمارے پاس ایک بوائز ہاسٹل ہے ساتھ ہی ایک بڑا سا حال ہے جس میں کیمپس وغیرہ بھی لگائے ہیں یہاں پر بھی تین چار سو بندے آسکتے ہیں اور انکو ہر قسم کی سہولیات فراہم کردی ہے اور وہ بھی فنکشنل ہے جس میں اس وقت بھی 150 بندے کورنٹائن کیے جارہے ہیں روزانہ کی بنیاد پر انکو اسکریننگ کا عمل جاری ہے وہاں پر ڈاکٹرز سمیت اسٹاف موجود ہیں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن و میٹرو پولیٹن کے عملے و دیگر ریسکیو افراد کیساتھ موجود ہے اس کے علاوہ ایگریکلچر کا ہاسٹل ہمارے پاس موجود ہے جس میں 150 کمرے ہیں اس کو بھی قرنطینہ سینٹر بنایا ہے اس میں ابھی تک کوئی مریض نہیں ہے بہرحال یہاں پر بیڈ و دیگر ضروریاتی چیزیں پوری کی ہے پانی و دیگر مسائل تھے وہ بھی حل کردیے ہیں اس کے علاوہ مری آباد میں آئسولیشن وارڈز قائم کئے ہیں جہاں ابھی تک کوئی مریض نہیں رکھا ہے ان قرنطینہ سینٹرز کے علاوہ ہمارے پاس دو ہسپتال موجود ہیں ایک شیخ زاہد اور ایک فاطمہ جناح ہسپتال ہیں جو پازیٹو کیسز ہیں وہ شیخ زاہد اسپتال میں ہیں اور جو کمپلیکیٹڈ کیسز ہیں وہ فاطمہ جناح ہسپتال میں ہیں اور وہاں پہ بھی 180 پازیٹو کیسز ہیں جنہیں روزانہ کی بنیاد پر اسکریننگ کیا جاتا ہے اور ان کے ٹیسٹ بھی ہوتے ہیں جیسے ہی ریکور ہوتے ہیں اور اگر دو دفعہ انکے نیگیٹو ٹیسٹ آجائے تو انکو دوبارہ گھروں کو بھیجا جاتا ہے۔

سوال: میاں غنڈی قرنطینہ سینٹر میں سہولیات کا فقدان ہے کیا؟

جواب: ظاہری بات ہے گھروں جیسا سہولیات دینا تو ممکن نہیں باقی ہم کوشش کررہے ہیں جو ممکن ہے وہ انکو فراہم کیا جارہا ہے تین وقت کا کھانا، منرل واٹر، روشنی کی سہولت اور چائے و دیگر کچھ ضرورت کی چیزیں ہر ایک کو الگ دی جاتی ہیں اور ہر وقت ڈاکٹرز موجود ہوتے ہیں انکا چیک اپ کیا جاتا ہے تقریبا ایسی کوئی سہولت نہیں جو وہاں پر موجود نہ ہو۔

سوال: سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ قرنطینہ سینٹرز میں لوگوں کو کھانا پھینک کردیا جارہا ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: کسی پہ بھی کھانا پھینکا نہیں جاتا جس ویڈیو کی آپ بات کررہے ہیں یہ ویڈیو اصل میں اس وقت کی ہے جب ہزارہ کمیونٹی کے کچھ اسکاوٹس اندر جانا چاہتے تھے جب ہم نے انہیں روکا تو وہ اس لئے روکا کہ جب کسی پازیٹو مریض سے کوئی شخص ملتا ہے تو اسکا مکمل طور پر ایک کٹ پہنا ہوا ہونا چاہئے تاکہ کسی دوسرے کو ملاقات کے وقت کرونا وائرس نہ لگے، جب ہم نے ان اسکاوٹس کو اندر جانے سے منع کیا تو ان لوگوں نے مریضوں کیلئے کھانا کھڑکیوں سے پھینکنا شروع کردیا۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ کھانا پھینکا جاتا ہے، قرنطینہ کے ایم ایس اور انتظامیہ کی جانب سے مریضوں کو انکے بیڈز پر الگ الگ کھانا اور دیگر سہولیات مہیا کی جاتی ہے جس کی باقاعدگی سے ویڈیوز بھی موجود ہیں اور جو روزانہ کی بنیاد پر ہوتی ہے کوئی ایسا انتظام نہیں کہ انکو کھانا پھینک کے دیا جاتا ہو اور رہی بات ویڈیو کی ویڈیو میں جو دکھایا گیا وہ سب غلط تھا اور اس سے غلط تعصب پھیلایا گیا ہے۔

سوال: لاک ڈاؤن کے حوالے سے آگے کا کیا انتظام رہے گیا؟

جواب: ابھی تک تو ہم نے پارشل لاک ڈاؤن لگایا ہے جب وزیراعلی صاحب مزید احکامات جاری کرینگے پھر ہم اسی کو فالو کرتے رہیں گے اب تک ہمارے پاس پارشل لاک ڈاؤن کے احکامات ہیں اس پر ہمارے سارے اسسٹنٹ کمشنرز و مجسٹریٹس کام کررہے ہیں اور تقریبا روزانہ کی بنیاد پر یہ لوگ کام سر انجام دے رہے ہیں اور مختلف جگہوں پر ناکے لگائے ہوئے ہوتے ہیں اور لاک ڈاؤن مہم کو جاری رکھے ہوئے ہیں

سوال: حکومت بلوچستان نے ضلعی انتظامیہ کو بہت خطیر رقم دی ہے اس کو کیسے خرچ کرنا چاہئے؟

جواب: پورے بلوچستان کا تو میں نہیں کہہ سکتا بہرحال ڈسٹرکٹ کوئٹہ میں جہاں تک ہمارا جو پیکج ہے اس کیلئے بڑا اچھا سا ترتیب بنایا ہے اور جو ہمارے پولیو ورکرز ہیں انکے ذریعے ہم نے یوسی یونین کونسل وائز ڈیٹا جمع کیا اور جو بھی ڈیلی ویجز ہیں غریب ہیں ان سب کا ڈیٹا جمع کرکے انکو پہلے راشن جارڈ تقسیم کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم کچھ مختلف پوائنٹس بنائے ہیں ان پوائنٹس پر جن جن کے پاس یہ کارڈ ہوگا انکو ہم راشن تقسیم کرینگے اور اب تک تین سے چار جگہ راشن تقسیم کیا گیا ہے نہ وہاں پر کچھ کٹا ہے نہ کچھ اور ہوا ہے اور اس کو ہم آگے بھی لے جانا ہے اور 2700 پارسلز پہلے سے تقسیم کرچکے ہیں

سوال: کچھ جگہوں پر زیادہ رش کش ہے وائرس پھیلنے کا خدشہ ہے کیا اس کی اجازت دی گئی ہے؟

جواب: نہیں ہم نے تو کسی کو اجازت نہیں دی ہے بہرحال کچھ مخصوص پوائنٹ ہیں جہاں اگر کسی مجبوری ہوتی ہے تو وہاں پر رعایات دی جاتی دوسری صورت میں کسی کے ساتھ کو رعایات نہیں ہے میں نے پہلے بھی کہا کہ پارشل یعنی جزوی لاک ڈاؤن ہے مکمل لاک ڈاؤن نہیں ہے اس طرح کی حالات میں آگاہی مہم کی بھی کمی ہے اور عوام کی طرف مدد بھی کم ہوتا ہے جس سے ہمارے دشواری مشکلات کا سبب بنتا ہے لیکن پھر بھی ہم لگے ہوئے ہیں کہ زیادہ تر ہم اس پر قابو پاسکے اور اسی طرح ہم کوشش کررہے ہیں گھر گھر راشن کریں تاکہ ان لوگوں کا باہر کی طرف رجحان کم ہوجائے اور اسی پر ہم لگے ہوئے ہیں انشاء اللہ ہمیں کامیابی ملے گی

سوال: بی ایریا میں زیادہ تر مستحق افراد ہیں اسکو نظر انداز تو نہیں کیا جارہا؟

جواب: نہیں ایسا بالکل بھی نہیں اے ایریا ہو یا بی ایریا ہو ہم یوسی وائز چل رہے ہیں اس میں اے ایریا اور بی ایریا تمام مستحقین ہمارے سامنے ہیں اے ایریا ہو یا بی ایریا ہو کوئٹہ ڈسٹرکٹ میں مکمل طور پر ہر جگہ راشن جارڈ تقسیم کررہے ہیں ساتھی انکے جہاں پرائمری اسکول ہیں وہاں پر جاکر ہم ان کے ساتھ ڈسٹری بیوشن بھی کرینگے۔

سوال: لاک ڈاؤن کب تک جاری رکھنے کے امکانات ہیں؟

جواب: گزشتہ روز سی ایم صاحب کے فوکل پرسن نے بتایا کہ اس کو مزید بڑھانا ہے ہمیں سات تاریخ تک کے احکامات ملے تھے وفاق نے اسکو چودہ تاریخ بڑھادیا ہے اب مزید بڑھانے کے امکانات ہیں۔

سوال: کورونا کو قابو کیسے کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اس پر قابو ایسے پایا جاسکتا ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اس کا چین توڑنا چاہئے ہمیں گھروں میں رہنا چاہئے اگر روٹین کے مطابق عوام گھروں سے نکلنا شروع ہونگے تو میرا نہیں خیال کے ہمارے حالات بہتر ہونگے۔

سوال: عوام کے نام آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: عوام سے یہی اپیل ہے کہ جتنا بھی ہوسکتا ہے زیادہ سے زیادہ گھروں میں رہے اگر گھروں میں نہ رہیں گے تو کورونا کا یہ چین مزید بڑھ سکتا ہے جس سے ہم سب کو نقصان کا خطرہ ہے۔

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725
چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی سماجی معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیں ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔
رابطہ نمبر: 03327865820
واٹس ایپ: 03136823946
Email: masaelqta@gmail.com
(ادارے کا کالم نگاروں اور مضمون نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ ادارہ)

صوبائی حکومت کے ضرورت مندوں کیلئے اقدامات اب تک 76 کروڑ پچاس لاکھ روپے جاری کئے گئے

بلوچستان کی حکومت نے جہاں صوبے میں کرونا کو پھیلنے سے روکنے کیلئے اقدامات کئے ہیں اور لاک ڈاؤن پر عمل درآمد کیا جارہا ہے وہاں لاک ڈاؤن کی وجہ سے متاثر ہونے والے غریب روزانہ کرنے والے افراد کو خوراک و دیگر خوردنی اشیاء پہنچانے کیلئے صوبے بھر کی انتظامیہ کو پابند کیا ہوا ہے اور تقریباً تمام اضلاع میں شفاف طریقے سے سفید پوش اور ضرورت مندوں کو راشن پہنچایا جارہا ہے اس سلسلے میں حکومت نے 765 ملین روپے (76 کروڑ 50 لاکھ روپے) کی رقم سے دو مرحلوں میں راشن وغیرہ فراہم کرنے کیلئے جاری کئے ہیں جن میں اب تک ایک لاکھ دو ہزار خاندانوں کو یہ راشن فراہم کر دیا گیا ہے جبکہ مزید 80 ہزار خاندانوں تک بھی یہ راشن پہنچانے کا عمل جاری ہے اس کے علاوہ دوسرے مرحلے میں جو رمضان المبارک میں شروع کیا جائے گا مزید 51 ہزار خاندانوں تک راشن پہنچایا جائے گا وزیراعلیٰ بلوچستان کے حکم پر اس تمام عمل کی نگرانی ڈپٹی کمشنرز اور دیگر انتظامی اہلکار کر رہے ہیں اور تمام عمل انتہائی شفاف طریقے سے جاری ہے صوبائی وزیراعلیٰ کی ہدایت کے پیش نظر اس بات کی بھرپور کوششیں کی جارہی ہیں کہ راشن ضرورت مندوں تک اس طرح پہنچایا جائے کہ ان کی عزت النفس مجروح نہ ہو کیونکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے محنت مزدوری کرنے والے افراد متاثر ہوئے ہیں حکومت کی کوشش ہے کہ ان کے گھر کا چولہا نہ بجھے اور انہیں ان حالات میں خوراک کی کسی قسم کی تنگی نہ ہو اور نہ ہی اس کیلئے انہیں لائن میں کھڑا ہو کر خوراک حاصل کرنی پڑے ہر اضلاع میں ایسے لوگوں کا ڈیٹا جمع ہے اور حکومت/انتظامیہ خود ان کے گھروں تک راشن پہنچا رہی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ چند ایسے افراد مصیبت کی اس گھڑی میں جھوٹے پروپیگنڈے سے باز نہیں آرہے ہے اور سوشل میڈیا کے مختلف گروپوں میں بے بنیاد خبریں چلا کر کہہ رہے ہیں کہ حکومت بلوچستان نے چھ ارب کا راشن کہاں اور کس کو دیا ہے وغیرہ وغیرہ جبکہ صوبائی حکومت نے اس مقصد کیلئے ساڑھے 76 کروڑ جاری کئے ہیں جس سے راشن تقسیم کرنے کا سلسلہ رمضان المبارک تک جاری رہے گا چھ ارب کے راشن کی خبریں سندھ حکومت کے حوالے سے ٹیلی ویژن چینلز پر چلتی رہی ہیں مگر ہمارے صوبے میں بھی سندھ کا نام ہٹا کر بلوچستان لکھ کر ایسی پوسٹیں شائع کر کے عوام کو گمراہ کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت کے اس احسن اقدام کو سبوتاژ کرنا چاہ رہا ہے اور اگر سندھ یا کوئی اور حکومت بھی امداد کر رہی ہے تو کیا عزت دار سفید پوش لوگ جو محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی فراہم کرتے تھے ان کی تصاویر بنا کر دنیا کے سامنے رسوا کیا جائے اسلام ہمارا دین ہے اور حدیث ہے کہ کسی ضرورت مند کی مدد اگر سیدھے ہاتھ سے کرتے ہو تو الٹے ہاتھ کو پتہ نہ چلے کیا ہم مسلمان ہیں اور اس طرح کی افواہوں الزامات اور جھوٹے پروپیگنڈے کر کے یہ چاہتے ہیں کہ حکومت ان تمام لوگوں کا ڈیٹا اور تصاویر عوام کے سامنے لائے جن کی امداد کی جارہی ہے ایسے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ غریب اور ضرورت مند کو سرعام بے عزت کیا جائے صوبائی حکومت نے جو رقم جاری کی ہے اس سے لوگوں کو راشن فراہم کیا جارہا ہے مگر اس سے کئی گنا زیادہ راشن صوبے میں مخیر حضرات پہنچا رہے ہیں گلی گلی میں ٹرک کھڑے ہیں بڑے بڑے سٹورز کو مخیر حضرات نے پیسے دے رکھے ہیں کہ ضرورت مندوں کو اس سخت وقت میں راشن وغیرہ دیا جائے کیا اب تمام لوگ تصاویر بنا کر اپنا نیک عمل بھی ضائع کر دیں اور سفید پوش افراد کو جو بھوکا رہنے کو ترجیح دیتے ہیں کسی سے نہیں مانگتے سوشل میڈیا یا اخبارات کے ذریعے گمراہ کن پروپیگنڈہ کر کے ان کو بھوکا مارنا چاہتے ہیں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے گھروں میں حکومت یا دیگر مخیر حضرات رات کی تاریکی میں راشن پہنچاتے ہیں تاکہ کسی عزت نفس مجروح نہ ہو اور پھر پیشہ ور بھکاری یا جھگیوں والے جو ہر جگہ جمع ہو کر راشن کی فراہمی میں مشکلات پیدا کرتے ہیں ان کی وجہ سے مسئلہ پیدا نہ ہو عوام خصوصاً میڈیا سے اپیل ہے کہ وہ نہ صرف حکومت کی رہنمائی کریں بلکہ ایک قومی اور انسانیت کے جذبے کے پیش نظر اس موقع پر حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

خدمت خلق فاؤنڈیشن کی 30 سالہ کارکردگی

تحریر: امیر سماء

حقیقت میں انسانیت کی خدمت ہی اصل عبادت ہے خلق خدا کی خدمت کرنا اور ان کی مشکل وقت میں مدد کرنا ثابت نیکی ہے فلاحی ادارے کسی بھی ملک کی شہ رگ ہوتے ہیں دکھی انسانیت کی خدمت، قوموں کو مشکلات سے نکالنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ پاکستان میں چھوٹے بڑے متعدد ادارے ہیں جو کسی بھی مشکل وقت میں قوم کی خدمت کیلئے سب سے آگے رہتے ہیں ان میں خدمت خلق فاؤنڈیشن انٹرنیشنل بھی ہیں جو ملک میں ہنگامی صورتحال ہو اس میں ہمیشہ صف اول میں ہوتا ہے۔ خلق کی خدمت کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے دکھی انسانیت کی خدمت کرنا ہی عظیم کام ہے۔ انسانوں کی خدمت کرنا ہی ایک عظیم کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے اور تمام مخلوقات میں انسان کو بڑے مخلوق کا درجہ دیا ہے۔ ایک غریب نادار اور بے بس انسان کی خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ دکھی انسانیت کی خدمت کرنا معاشرے کی ہر انسان کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اسی طرح سماجی تنظیم اور انسانوں کی خدمت کرنے والی تنظیموں میں خدمت خلق فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کا نام بھی نمایاں ہے۔ اس تنظیم نے ملک اور بلوچستان میں غریب نادار، مریضوں، طالب علموں، یتیم، غرباء اور معاشرے کے متاثرین سب کی آواز بنی ہے اور صوبے سمیت ملک میں خدمت خلق فاؤنڈیشن انٹرنیشنل نے بلا امتیاز معاشرے کے پسے ہوئے لوگوں کی خدمات کی ہے خدمت خلق فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کے مرکزی چیئرمین تمغہ امتیاز نعمت اللہ ظہیر نے اس تنظیم کے ذریعے اور انسانیت کی خدمت کے جذبے کی خاطر انسانیت کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین نعمت اللہ ظہیر نے اپنے ڈونرز سے فنڈ اکٹھا کر کے نادار اور غریب لوگوں پر خرچ کیا۔ ان کو انتہائی مسرت ہے۔ انہوں نے صوبے کے مختلف ڈونرز اور مخیر حضرات سے فنڈ اکٹھا کیا اور اس فنڈ سے زندگی سے لاچار طبقات کی خدمات کیں۔

خدمت خلق فاؤنڈیشن کے چیئرمین تمغہ امتیاز حاصل کرنے والے نعمت اللہ ظہیر کا کہنا ہے کہ خدمت خلق فاؤنڈیشن کے 30 سال اللہ کے فضل سے مکمل ہوا ہے خدمت خلق فاؤنڈیشن نے ہمیشہ غریب لاچار مستحق افراد میں مفت راشن تقسیم کیا گیا ہے یہ سلسلہ گئی 30 سالوں سے نظر آرہا ہے خدمت خلق فاؤنڈیشن بلوچستان کی کارکردگی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے ملک اور قوم کے نام پر خدمت خلق فاؤنڈیشن نے ہر وقت غریب بے بس لوگوں کا ساتھ دے کر پورے پاکستان میں امن حاصل کر لیا ہے۔ فاؤنڈیشن کے چیئرمین نعمت اللہ ظہیر کی جانب سے ان 30 سالوں میں غریبوں میں سپورٹس سامان، راشن کٹ، آٹا، گھی، چینی، دودھ، سکولوں کی کتابیں، بیگ، کمپیوٹر، لیپ ٹاپ تقسیم کیا گیا ہے خدمت خلق فاؤنڈیشن نے ہر وقت انسانی زندگیوں میں درپیش مسائل کا سامنا کیا ہے اور سیاسی شخصیات نے بھی ان کی خدمات کا اعتراف اور تحسین بھی پیش کی ہے بلوچستان کے غریبوں کا مدد کر کے اپنے ایکوجائی ایوارڈ آفتہ بھی قرار دیا ہے نعمت اللہ ظہیر کو اچھی کارکردگی کے بنیاد چاروں صوبوں گورنرز وزیر اعلیٰ اور چاروں کے وزراء اعلیٰ ایوارڈ سے نوازا گیا ہے ان تمیں سالوں میں خدمت خلق فاؤنڈیشن کے چیئرمین نعمت اللہ ظہیر نے کئی مشکلات کا سامنا بھی کیا ہوا ہے جن میں سوشل میڈیا پرنٹ میڈیا الیکٹرانک میڈیا پر اس فاؤنڈیشن کو بدنام کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے اس فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے ان سخت دنوں میں اپنا سینہ تان کر دشمن کو بھی منہ توڑ جواب نہیں دیا گیا ہے فاؤنڈیشن کی کارکردگی ہمیشہ سے مثبت آرہی ہے فاؤنڈیشن کے نام پر نعمت اللہ ظہیر نے پاکستان کے ہر سیمنار میں شرکت کر کے بلوچستان صوبے کا نام روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کیا ہے نعمت اللہ ظہیر نے مزید کہا کہ فاؤنڈیشن چلانا کوئی چھوٹا کام نہیں ہے انسان کی خدمت کرنے سے اللہ انسان پر ہر وقت قادر اور نازل ہوتا ہے مجھے اللہ پر بھروسہ ہے اور انشاء اللہ مرنے دم تک اس فاؤنڈیشن کو اپنے مدد آپ کے تحت یا سرکار کے تعاون سے چلانے میں اپنا کردار ادا کروں گا صوبہ بلوچستان میں خدمت خلق فاؤنڈیشن کے جانب سے ان تمیں سالوں میں 30 سے 40 لاکھ غریبوں کی مدد کی گئی ہے ان میں صوبائی وزراء اعلیٰ اور بلوچستان کے حکومت کا بھی مشکور ہو جنہوں نے اپنے فنڈ سے اس تنظیم میں غریبوں کی مدد کے لیے فنڈ فراہم کیا ہے صوبہ بلوچستان کے وزراء کسی سے کم نہیں ہے ہمیشہ سے اقتدار میں آ کر غریب اور لاچار لوگوں کی مدد کیا ہے ان تمیں سالوں میں خدمت خلق فاؤنڈیشن کے جانب سے وس دس کی بات پر صوبہ بلوچستان کراچی، حیدرآباد جیک آباد، لاہور، اسلام آباد مستونگ، خضدار، لسبیلہ، واشک، قلات، میں کئی غریبوں کو ہسپتال میں ٹوٹل رقم فاؤنڈیشن کی طرف سے مریضوں پر خرچ کیا گیا ہے ہم کسی پر احسان نہیں کرتے ہے بس کہ فاؤنڈیشن کے بس میں جو ہوتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے صوبہ بلوچستان کے وزراء اعلیٰ نے خدمت خلق فاؤنڈیشن کو تمیں سال کامیابی سے پوار کرنے پر غریب اور مستحق افراد کی مدد کرنے پر بھرپور آخراج تحسین پیش کیا گیا ہے اور توقع کی گئی ہے کہ چیئرمین صاحب آگے بھی اپنے فاؤنڈیشن کے مدد سے اس ملک اور وطن کے نام پر غریب اور مستحق افراد کی مدد کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کرینگے اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہے کہ اس فاؤنڈیشن کے جانب سے غریب کی مدد پر کامیابی کی طرف کامزن کرنے میں چیئرمین فاؤنڈیشن کو توفیق عطا فرما دے۔

کرونا وائرس کا بلوچستان میں صورتحال

وزیراعظم عمران خان کا دورہ کوئٹہ
کوئٹہ میں ینگ ڈاکٹرز پر پولیس تشدد
چیف آف آرمی سٹاف کی جانب سے ڈاکٹرز کیلئے سامان کی فراہمی
لاک ڈاؤن میں 21 اپریل تک توسیع
تاجر برادری تشویش

وادی بولان ☆☆☆
وطن یار خلجی
watanyar.pro786@gmail.com

بلوچستان میں کرونا وائرس کی وباء بدستور موجود ہے اور اس وباء میں اب کوئٹہ کے مقامی آبادی کا متاثر ہونا شروع ہوا ہے گزشتہ ایک ہفتے سے مقامی افراد میں وائرس نمودار ہوا تا ہم تحریر کل مریضوں کی تعداد 220 ہے جس میں 18 مقامی ڈاکٹرز اور 6 محکمہ صحت کے دیگر اہلکار بھی شامل ہیں دس اپریل تک محکمہ صحت بلوچستان نے کرونا وائرس کے 3694 ٹیسٹ کئے تھے جس میں کرونا وائرس منفی رزلٹ کی تعداد 3474 ہے بلوچستان میں اس وقت بھی مشتبہ مریضوں کی تعداد 4016 ہے جبکہ کرونا وائرس سے ابھی تک 2 مریض وفات پا چکے ہیں محکمہ صحت کے ذرائع کے مطابق اپریل کے آخر تک بلوچستان میں کرونا وائرس کے مریضوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے تاہم حکومت بلوچستان نے اس صورتحال سے نمٹنے کیلئے تمام ضروری اقدامات کا فیصلہ بھی کرایا ہے گزشتہ دنوں وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان کی زیر صدارت آفیسر ملک کوئٹہ میں بلوچستان میں کورونا وائرس کی صورتحال پر ایک اہم اجلاس بھی منعقد ہوا اس موقع پر اجلاس کو چیف سیکرٹری بلوچستان نے بتایا کہ اب تک صوبے کے ساتھ ہسپتالوں کو کرونا وائرس سے متاثرہ افراد کی آئسولیشن اور علاج و معالجہ کیلئے تیار کیا گیا ہے جہاں 567 مریضوں کی سہولت ڈویژنل اور ضلع کی سطح پر مختلف عمارتوں میں مزید 460 آئسولیشن کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں اس طرح کوئٹہ میں 50 ایکڑ پر ریلیف اینڈ ایمرجنسی مرکز کے قیام کے منصوبے پر کام شروع کر دیا گیا ہے انٹرسٹی اور انٹر پروونشل سٹی پبلک ٹرانسپورٹ پر ابھی تک پابندی عائد ہے لاک ڈاؤن سے متاثر ہونے والے مستحقین کیلئے 76 کروڑ 50 لاکھ روپے جاری کئے گئے ہیں حکومت بلوچستان کی جانب سے 7813 عوامی نمائندوں کی جانب سے 5813 خاندانوں کو ایک ماہ کا راشن ان کے گھروں تک پہنچایا گیا ہے حکومت ہر حلقہ میں 3 ہزار خاندانوں میں راشن کی فراہمی کا آغاز کر رہی ہے احساس کیش پروگرام کے تحت صوبے کے 2 لاکھ 30 ہزار خاندانوں کی رجسٹریشن کی جا رہی ہے پی ڈی ایم اے نے چین سے 60 ہزار حفاظتی لباس 95 این ماسک اور دیگر سامان خریدا جو 130 سی جہاز کے ذریعے کوئٹہ پہنچا دیا گیا ہے اس موقع پر کابینہ نے بلوستان کیلئے گندم کی مقرری خریداری کی منظوری بھی دی

دریں اثناء، وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے کرونا وائرس کی صورتحال پر ایک صوبائی پارلیمانی کمیٹی کے قیام کا اعلان بھی کیا گیا اب صوبائی پارلیمانی کمیٹی کی سربراہی چیف سیکرٹری بلوچستان کو دی گئی حکومت بلوچستان کے اس اقدام کی اپوزیشن جماعتوں اور دیگر قومی اپوزیشن لیڈروں کی جانب سے سخت اور شدید الفاظ میں مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ صوبائی پارلیمانی کمیٹی کو چیف سیکرٹری کے اندر کرنا غیر آئینی اقدام ہے یہ عمل عوامی نمائندوں کی توہین ہے اس کمیٹی کی سربراہی وزیراعلیٰ یا سپیکر بلوچستان اسمبلی کر سکتے ہیں چیف سیکرٹری کمیٹی کے ممبر کے طور موجود ہو، اپوزیشن ارکان نے کمیٹی میں بیٹھنے سے انکار کیا تو اس موقع پر صوبائی وزیر اصغر خان اچکزئی نے بھی اعلان کیا کہ وہ بھی اس کمیٹی کا حصہ نہیں بنیں گے کیونکہ چیف سیکرٹری عوامی نمائندوں کی کمیٹی کے سربراہ نہیں ہو سکتے ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان کیلئے اس موقع پر صورتحال پریشان کن مکاتب ہوئی کیونکہ اپوزیشن کے علاوہ خود صوبائی حکومت میں شامل اتحادی جماعتوں نے پارلیمانی کمیٹی پر تنقید کیا تو ایسے میں وزیراعلیٰ بلوچستان جو شروع میں اپنے فیصلے پر ڈٹے ہوئے تھے آخر کار گذشتہ روز کرونا وائرس سے نمٹنے کیلئے قائم کردہ صوبائی پارلیمانی کمیٹی کی سربراہی خود لینی پڑ گئی اور چیف سیکرٹری بلوچستان کو کمیٹی کا سیکرٹری بنا لیا اس کمیٹی میں اپوزیشن ارکان کو بھی شامل کیا گیا ہے واضح رہے بلوچستان بلوچستان میں کورونا وائرس سے نمٹنے کیلئے حکومت بلوچستان کے اقدامات اور صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے گزشتہ روز وزیراعظم عمران خان نے کوئٹہ کا ایک روزہ دورہ کیا عمران خان کا دورہ کوئٹہ اس موقع پر بڑے اہمیت کا حامل بھی تھا وزیراعظم عمران خان کو دورہ کوئٹہ کے موقع صوبے میں کرونا وائرس کی موجودہ صورتحال اور اس وائرس سے نمٹنے کیلئے صوبائی حکومت کی جانب سے کئے گئے اقدامات سے آگاہ کیا گیا وزیراعظم عمران خان نے اس موقع پر بی ایم سی ہسپتال میں کرونا وائرس وارڈ کا دورہ بھی کر وایا گیا وزیراعظم نے موقع پر موجود صورتحال اور اقدامات کو سراہا بعد ازاں وزیراعظم نے بات چیت اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں اس وقت کرونا کا کوئی مریض انتہائی نگہداشت وارڈ میں نہیں ہے لہٰذا بلوچستان میں کرونا کو کنٹرول کرنا آسان ہے اور بلوچستان کرونا کی وجہ سے نہیں بلکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے زیدہ متاثر ہو سکتا ہے وزیراعظم نے کہا کہ لاک ڈاؤن سے متعلق تمام صوبے 14 اپریل تک بتائینگے کہ میں کہاں اور کیسے نرمی کرنی ہے تاہم ہمیں اندازہ ہے کہ اپریل کے آخر تک ملک میں کرونا وائرس کے کیسز بڑھ جائیں گے اور کیسز بڑھنے سے ہسپتالوں پر بھی بوجھ پڑے گا عمران خان نے دورہ کوئٹہ کے موقع پر صوبے میں اشیائے خورد ونوش کی بلاتعطل فراہمی اور صوبے میں معاشی سرگرمیوں کی روانی، روزگار کے مواقع کی فراہمی اور غربت میں کمی کے حوالے سے ایک موثر اور مربوط حکمت عملی مرتب دینے اور اس حکمت عملی کا مسلسل جائزہ لینے کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ اس ضمن میں مختلف شعبوں سے وابستہ ماہرین پر مشتمل ایک تھنک ٹینک تشکیل دیا جائے ان تھنک ٹینک کی ترجیح ان افراد کی کفالت اور فلاح و بہبود کے حوالے سے اقدامات کی سفارش ہو واضح رہے کہ وزیراعظم عمران خان کے دورہ کوئٹہ پر سیاسی جماعتوں کی جانب سے تنقید بھی کی گئی اور کہا گیا کہ وزیراعظم عمران خان نے کوئٹہ آ کر صورتحال سے متعلق جانکاری حاصل کی اور بلوستان کیلئے کسی قسم کی ریلیف کا اعلان نہیں کیا اس طرح وزیراعظم نے ان حالات میں بلوچستان کے عام آدمی کو شدید مایوس کیا وزیراعظم عمران خان کے دورہ کوئٹہ کے موقع پر اپوزیشن اور میڈیا کے کچھ حلقوں بلکہ سوشل میڈیا نے بھی صوبائی حکومت کو آڑے ہاتھ لیا اور کہا گیا کہ دراصل وزیراعظم عمران خان کو صوبائی حکومت نے ماموں بنا دیا اور شیخ زاید ہسپتال کی بجائے انہیں بی ایم سی ہسپتال کا دورہ کرایا گیا جہاں پر راتوں رات صوبائی حکومت نے کرونا وائرس کا انتہائی نگہداشت کا وارڈ تیا کیا حالانکہ یہ وارڈ شیخ زید ہسپتال میں قائم ہے مگر صوبائی حکومت وزیراعظم کو ماموں بنا کر بی ایم سی لے گئے جہاں پر خالی وارڈ کا دورہ کرایا گیا جو پہلے سے ٹراما سنٹر ہی نہیں تھا اور یہ وارڈ فنکشنل ہی نہیں تھا اور نہ ہی اس میں کرونا کا کوئی مریض تھا لہٰذا اس حوالے سے صوبائی حکومت کو مختلف حلقوں کی جانب سے خوب تنقید کا نشانہ بنایا گیا صوبائی حکومت کے ترجمان نے اس تنقید کی تردید کی اور اسے غلط قرار دیا تاہم گذشتہ روز وزیراعلیٰ بلوستان جام کمال خان نے ایک اجلاس میں کہا کہ ہمارا ضمیر صاف ہے اور تمام معاملات ٹھیک ہیں لہٰذا پروپیگنڈوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کرونا سے متعلق حکومتی اقدامات کی غلط تاثر دی گئی اور فنڈز کے اعداد و شمار بھی غلط پیش کئے گئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہم ٹیسٹنگ کٹس خرید رہے ہیں اور تفتان میں کنسٹرکشن بنا رہے ہیں دریں اثناء گزشتہ دنوں کوئٹہ میں ینگ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کی جانب سے ڈاکٹروں و طبی عملے کو حفاظتی کٹس کی فراہمی و دیگر مطالبات کیلئے ایک ریلی کا اہتمام کیا گیا اور ینگ ڈاکٹرز کی جانب سے کہا گیا کہ حکومت بلوچستان کی جانب سے ڈاکٹرز اور طبی عملے کو رو کان سے بچاؤ کیلئے حفاظتی کٹس اور آلات فراہم نہیں کئے جا رہے ہیں یہاں تک کہ حفاظتی سامان ہمیں خود خریدنا پڑ رہا ہے کرونا ڈنے اور مریضوں کی خدامت اور انہیں بچانے کیلئے اب تک 18 ڈاکٹرز اور 6 طبی عملے کے ارکان کرونا وائرس کے شکار ہوئے ہیں ریلی کے شرکاء نے وزیراعلیٰ ہاؤس کے سامنے جا کر احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا اور جب آگے بڑھے تو پولیس نے ڈاکٹرز کو روکنے کی کوشش کی اور اس موقع پر ڈاکٹروں پر لاٹھی چارج کیا گیا اور ڈاکٹروں کی قیادت سمت دیگر کئی ڈاکٹرز کو گرفتار کر کے پولیس تھانے لے گئی ینگ ڈاکٹرز کے ساتھ پیش کرنے والے اس واقعے کی صوبائی بلکہ ملکی سطح پر بھی زور مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ ڈاکٹرز کو اس وقت مار کی نہیں بلکہ پیار کی ضرورت ہے کیوں کہ وہ کرونا وائرس کی اس وباء میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کر رہے ہیں پی ایم اے کی جانب سے کہا گیا کہ ڈاکٹرز کے مطالبات برحق ہیں حکومتی اور یہ ناقابل برداشت ہے اس واقعے کیخلاف وائی ڈی اے کی اپیل پر کوئٹہ سمیت پورے بلوچستان میں ڈاکٹروں نے اپنی ڈیوٹیوں سے بائیکاٹ کا اعلان کیا ایسے موقع پر ڈاکٹرز اور طبی عملے کی جانب سے بائیکاٹ کے اعلان نے محکمہ صحت اور حکومت بلوچستان کو ہلا کر رکھ دیا حکومت کی جانب سے ینگ ڈاکٹرز سے مذاکرات کیلئے کمیٹی قائم کی گئی صوبائی وزراء سے مذاکرات اور ان کی جانب سے مطالبات کے فوری حل کرنے کے یقین دہانی پر ڈاکٹرز کو یہ صرف کہا گیا بلکہ ایس ایس پی آپریشن کی سربراہی میں ڈاکٹرز پر تشدد کے ذمہ داروں خیلاف کارروائی کیلئے ایک کمیٹی بھی قائم کی گئی جو کہ انکوائری کر گی دریں اثناء اس موقع پر چیف آف آرمی سٹاف جنرل قمر جاوید واجوہ کی جانب سے بلوچستان کے ڈاکٹروں کیلئے فوری طور پر میڈیکل آلات ایمرجنسی میں پہنچا دیئے گئے چیف آف آرمی سٹاف کی جانب سے اس اہم اور فوری اقدام کو بلوچستان میں سراہا گیا اور آرمی چیف کا شکریہ ادا کیا گیا بلوچستان حکومت کی جانب سے لاک ڈاؤن میں 21 اپریل تک کی توسیع کا اعلان کیا گیا ہے تاہم تاجر برادری کی جانب سے اس تو سیلے پر تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ بلوچستان کے تمام تاجر اس وقت سخت مشکل حالات کا سامنا کر رہے ہیں لہٰذا حکومت بلوچستان تو سیلے کے فیصلے پر نظر ثانی کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

احتساب اور پی ٹی آئی کا وجود!

تحریر: حافظ خلیل احمد سارنگزئی

یہ تو ہر ذی شعور سیاسی کو بخوبی علم ہے کہ اقتدار پر قابض پارٹی کا حقیقی کوئی چہرہ نہیں ہے اس حوالے سے ان کے اتحادی نے ہی الزام لگایا تھا کہ ہمارے اراکین اسمبلی کو توڑ کر پی ٹی آئی میں شامل کرائے گئے جہانگیر ترین فواد چوہدری فردوس عاشق اعوان بابر اعوان شاہ محمود قریشی خسرو بختیار جیسے لوگوں پر قائم پارٹی میں اکثر وہ بیچارے ہیں جو کل دوسری پارٹیوں کے ترجمان تھے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کیا عمران خان کو پتہ نہیں تھا کہ لوگ کرپٹ ہیں یا ان پر کیسز ہیں بالکل پتہ تھا احتساب کے نام پر ڈرامہ رچایا گیا خود عمران خان فارن فنڈنگ کے معاملے الجھا ہوا ہے اگر واقعی خان ایمان دار ہیں تو پشاور بی آر ٹی پر اربوں روپے کرپشن پر کیوں احتساب کی چھری نہیں چلاتے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ ان میں سب ان کے چہیتے زیر عتاب آئیں گے۔

حالیہ دنوں مختلف تجزیوں اور تبصروں سے معلوم یہ ہو رہا ہے کہ حکومت ختم ہونے والی ہے اس میں تحریک انصاف کے ناراض اراکین ق لیگ اور دوسروں کے ساتھ مل کر تحریک عدم اعتماد کے ذریعے حکومت کو دھڑن تختہ کریں گے اور یہ بھی تجزیے ہو رہے ہیں کہ نیازی صاحب قبل از وقت حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اسمبلیوں کے خلاف سازش کر کے ان کو ختم کریں موجودہ دلچسپ صورتحال میں چینی چوری اور بحران پر پی ٹی آئی کے اے ٹی ایم سمجھے جانے والے سینئر رہنما جہانگیر ترین کا کہنا ہے کہ نہ میں نے کچھ چھپایا ہے اور نہ مجھے کچھ چھپانے کی ضرورت ہے لیکن کمیشن کو بتانا ہوگا صرف 9 شوگر ملوں کو آڈٹ کیلئے منتخب کرنے کا کیا طریقہ ہے میری ملز کے ہونے والے آڈٹ پر قطعاً کوئی اعتراض نہیں، نہ میں نے کچھ چھپایا ہے اور نہ مجھے کچھ چھپانے کی ضرورت ہے تاہم شوگر انکوائری کمیشن یا جہاں سے بھی مخصوص ملز کے آڈٹ کا فیصلہ ہوا انہیں سامنے آ کر جواب دینا ہوگا جہانگیر ترین نے کہا کہ کیا کمیشن سمجھتا ہے کہ 9 ملز کا آڈٹ کر کے وہ پاکستان میں موجود تمام 80 شوگر ملز کی حقیقت تک پہنچ جائے گا؟ کمیشن کو بتانا ہوگا کہ پورے ملک میں سے صرف 9 شوگر ملز کو آڈٹ کے لیے سلیکٹ کرنے کا طریقہ کار کیا تھا؟ اور جہانگیر خان ترین نے انکشاف کیا ہے کہ 2013 کے الیکشن تو ہم بری طرح ہارے تھے جبکہ 66 فیصد حلقوں میں 20 فیصد ووٹ بھی نہیں ملے تھے۔ موجودہ حکمران جماعت تحریک انصاف نے 2013 کے انتخابات میں دھاندلی کا دعویٰ کیا تھا اور ساتھ ہی پورے ملک کی سیاست میں طوفان برپا کیے رکھا تھا۔ پی ٹی آئی کے رہنما جہانگیر ترین بھی 2013 کے عام انتخابات میں دھاندلی کا ڈھول پیٹتے رہے لیکن اب چینی بحران پر ایف آئی اے کی رپورٹ میں ان کا نام کیا آیا انہوں نے پینترا ہی بدل دیا۔ نجی ٹی وی کے پروگرام میں ایک سوال کے جواب میں جہانگیر خان ترین نے کہا کہ پارٹی میں آدھے لوگ اس لیے خلاف ہیں کہ آئیڈیالوجی کا فرق ہے، 2013 کا الیکشن ہم بری طرح سے ہار گئے تھے، ہم نے دھاندلی کا شور کیا مگر چند نشستوں پر دھاندلی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ 2013 کے الیکشن کے بعد خان صاحب کے پاس گیا اور کہا کہ ہمیں اگلا الیکشن جیتنا ہے تو جس طرح 2013 کا الیکشن لڑا اور ٹکٹ دیے، اس طرح الیکشن نہیں جیت سکتے۔ جہانگیر ترین کا کہنا تھا کہ پنجاب میں 2013 کے الیکشن میں ہمارے امیدوار چوتھے یا پانچویں نمبر پر تھے، خان صاحب کو الیکشن کے بعد کہا تھا کہ پنجاب میں ہمارے امیدوار ٹھیک نہیں اور جب تک پنجاب سے سیاسی خاندانوں کو نہیں لے کر آئیں گے آپ وزیراعظم نہیں بن سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اس مرتبہ پنجاب میں ہم نے 67 سیٹیں جیتیں جس میں 80 فیصد سیاسی خاندانوں کے لوگ تھے، ان جیتنے والے 80 فیصد میں سے 60 فیصد ایسے لوگ تھے جو 2013 کے بعد پارٹی میں آئے اور زیادہ تر کو میں لے کر آیا ترین صاحب کے اس بیان کا مقصد صاف ظاہر ہے کہ نمبر چھ پر آنے والی پارٹی کو نمبرون پر آنے والا شخص میں ہی ہوں بالفرض اگر ایسا ہی ہے تو ترین اس حکومت کے خلاف کسی بھی سازش میں با آسانی کامیاب ہو سکتے ہیں اس سوچ اور میڈیا خبروں کے برعکس اگر دیکھا جائے تو یہ سوال واقعی قابل توجہ ہے کہ جب وفاقی کابینہ اور صوبائی کابینہ میں یہ سارے چور مل کر چینی اور آٹے کا بحران پیدا کر رہے تھے اور سبسڈی اور درآمدات کی پالیسیاں منظور کروائی جا رہی تھیں تو اسوقت یہ وزیراعظم اور ان کے مشیر کہاں تھے؟ صاف ظاہر ہے کہ اسکی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں یا تو یہ رج کے نااہل تھے یا اندر سے ملے ہوئے تھے! یا ان کو پتہ تھا جان بوجھ کر ایسا کیا گیا عمران کے ایک قریبی دوست کا کہنا ہے کہ مجھے چونکہ کم از کم وزیراعظم کیساتھ کام کا تھوڑا بہت تجربہ ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ دونوں ہی وجوہات رہی ہونگیں کہ یہ بندہ رج کے نااہل بھی ہے اور چوروں کی سرپرستی کا ٹریک ریکارڈ بھی رکھتا ہے یقین نہ آئے تو جسٹس وجیہ الدین سے بھی پوچھ لیا جائے کہ یہ کس اصول کی پارٹی ہے دوسری طرف ملبہ جہانگیر ترین پر اسلیے گرایا جا رہا ہے کہ اس کو جتنا عمران خان نے استعمال کرنا تھا وہ کر لیا اور اب اسکی ضرورت نہیں رہی۔۔۔اب وہ پرانی والی بات کہاں۔۔۔اگر یقین نہ آ تو پارٹی کے اگر لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایسے عمران خان کے "ساتھی" مل جائینگے جن کا خون چوس کر حڈیاں عمران خان نے پھینک دی ہیں جہاں تک بات ہے رپورٹ شائع کرنے کے کریڈٹ کی تو شنود ہے کہ رپورٹ پہلے ہی میڈیا کو لیک ہو چکی تھی تو پھر آگے بڑھ کر قبول کرنے کے علاوہ چارہ کچھ بچا نہ تھا ورنہ اگر عمران خان نے کرپشن کا قلع قمع کرنا ہوتا تو خسرو بختیار کو ایک گندا کچھا اتروا کر دوسرا نہ پہنایا جاتا اور یہی حال سیٹھ داؤد رزاق کیساتھ کیا گیا کہ ان ساروں نے خوب پیسہ بنایا اور جواب میں صرف انکی وزارت بدل دی گئی۔۔

لیکن معاملہ اتنا آسان بھی نہیں تھے کیونکہ آخر پارلیمانی نظام حکومت میں کابینہ کا فیصلہ وزیراعظم کی مرضی سے آگے چلتا ہے تو پھر بہرحال آخری ذمہداری تو عمران خان کی ہی بنتی ہے ادھر ادھر کی جتنی بھی حانک لیں آخر تو ذمہ داری سیلیکٹڈ کی ہی بنتی ہے اور یہ معاملات اگر کورٹ تک پہنچتے ہیں تو پھر ان معاملات کا کھرا وہاں جا کر ملی گا جہاں اقتدار کی طاقت تھے کہ جتنا بڑا اختیار اتنی ہی بڑی ذمہ داری۔۔۔لیکن یہ عمران خان کی پرانی عادت تھے کہ اختیار اور پاور تو انجوائے کرو اور ذمہ داری ہمیشہ دوسروں پر ڈالوں یوں آثار تو یہ نظر آ رہے ہیں کہ یہ سارا معاملہ دب جائیگا کہ کہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں؟

دوسری طرف کچھ بھولے بادشاہ امید لگائے بیٹھے ہیں کہ عمران خان کب استعفیٰ دے رہا ہے۔۔۔لیکن انہیں انکا کوئی قصور نہیں ہے یقین نہ آئے تو خود عمران خان سے پوچھ لیں جو ہمیں یہ بتاتے بتاتے ہلکان ہو جاتا تھا کہ کیسے مغرب میں وزیراعظم اپنی کابینہ کی اسطرح کی کرپشن پر استعفیٰ دے دیتے ہیں۔۔

لیکن صاحب ہماری قوم کے یہ نصیب کہاں؟ ایک اور تجزیہ یہ بھی ہے کہ لاک ڈاؤن اور کرونا وائرس کی دھند چھٹتے ہی ملک کی سیاسی تاریخ نئی کروٹ لے چکی ہوگی۔ میرے ایک صحافی دوست نے کیا خوب کہا کہ احتساب پی ٹی آئی کے وجود کا متضاد ہے کیونکہ کرپٹ عناصر ہی سے اس پارٹی کا وجود قائم ہوا ہے آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا؟۔۔۔میں جو پڑھتا ہوں آپ سے شئیر کرتا ہوں نتیجہ آپ خود اخذ کریں۔۔۔اللہ تبارک و تعالیٰ ملک کی حفاظت فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

رٹا اسکولنگ سسٹم (پارٹ 1)

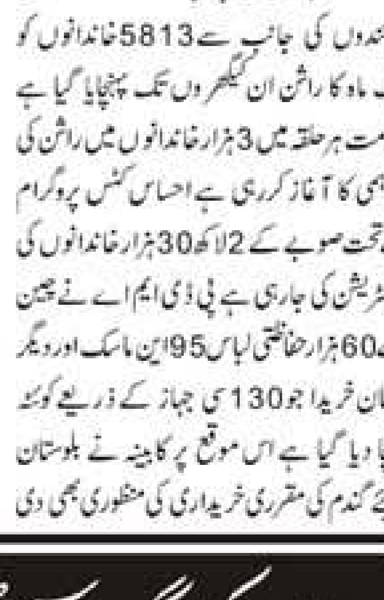
تحریر: سید نور صلاح الدین المعروف نور آغا

قارئین کرام! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ " کل مولود یولد علی فطرۃ " یعنی ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت سلیم لے کر پیدا ہوتا ہے اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہر بچے کی ذہن کی تختی فطرت صاف ہوتی ہے بقول اقبال

"تو اپنی سرنوشت اب اپنے قلم سے خود لکھ
خالی رکھی ہے خامہ حق نے تیری جبیں"

مگر جب وہ بچہ بڑا ہونے لگتا ہے تو اس کے والدین اساتذہ اور معاشرہ ہے جو اس کے ذہن کی تختی پر اپنی مرضی کی تحریر لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حدیث کا مفہوم میں ہے کے یہ اس کے والدین ہیں جو اسے مجوسی، یہودی نصرانی یا عیسائی اور مسلمان بناتے ہیں یہ وہ حقیقت ہے جس سے دنیا کے کسی بھی اہل علم کو انکار نہیں۔ آج اگر ہم اپنے وطن میں قحط الرجال جیسی قدرتی آفتوں میں مبتلا ہیں اس کی بنیادی وجہ علم کا نہ ہونا ہے یا علم کے ہوتے ہوئے بھی فقط رٹو طوطا بن کر ذہنی اور تخلیقی صلاحیت کا نہ پایا جانا ہے۔ آج ہمارے پرائیویٹ اور سرکاری تعلیمی ادارے جو علم کے نام پر طلبہ کو فقط رٹو طوطا بنانے پر منحصر ہے جنہوں نے طلبہ کی ذہنی اور فکری صلاحیت کو بالکل ختم کر کے رکھ دیا جو طلبہ کو تعلیم تو دے رہے ہیں مگر اخلاقیات سے بالکل عاری ایک وقت ہوتا تھا جب تعلیمی اداروں میں طلبہ کی تعلیم کے ساتھ تربیت پر بھی زور دیا جاتا تھا افسوس صد افسوس اس نظام تعلیم کا آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ اس ملک کو بنے 73 تہتر برس بیت چکے مگر افسوس کے آج تک ہم اس ملک میں اپنا تعلیمی نظام رائج نہیں کر سکے اب تک ہمارا تعلیمی نظام لارڈ میکالے کی فلاسفی پر قائم ہے جو 1835ء میں کیا گیا اور ابھی تک اپنی کلاسیکل شکل میں موجود ہے یہ اس وقت رائج کیا گیا جس میں اس کا مقصد ہے کہ ایسا طبقہ پیدا کرنا تھا جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے لئے کلرکس اور غلام پیدا کرے۔ یہ وہ نظام ہے جو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے عاری مشین کے پرزے تیار کرتا ہے جو کہ سرمایہ داروں کے سرمایے میں مسلسل اضافہ بڑھانے اور ریاستی مشینری چلانے کے لیے ناگزیر ہے۔ اب اس نظام سے فارغ التحصیل ہونے والے بہت سے احباب اخلاقیات سے عاری ہے بقول اقبال

" گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ "

لارڈ میکالے کا بنیادی فلسفہ یہی تھا کہ ان کو ذہنی اور فطری طور پر اپنا غلام بنا دیا جائے کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ اب ہم ان پر مزید حکمرانی نہیں کر سکتے یہ ملک اب ہر حال میں آزاد ہو گا اگر ہم ان پر مزید حکمرانی چاہتے ہیں تو اس کا واحد حل ہے کہ ان کو ذہنی اور فکری طور پر غلام بنا دیا جائے اور ان کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو بالکل ختم کر دیا جائے بقول شاعر "ارے ہم لوگ نہ قومی نہ عوامی ہیں اب تک

----- انگریزی و انگریز کے حامی ہیں اب تک
تہتر برس بیت چکے مگر افسوس
اس قوم میں آثار غلامی ہیں اب تک "

لارڈ میکالے لکھتا ہے " کہ وہ ہندوستان کے ہر مکتبہ فکر سے ملا، مذہبی طبقات، علما اور تاجر وغیرہ کوئی شخص جھوٹ نہیں بولتا تھا۔ کوئی مانگنے والا نہیں تھا۔ کوئی بد اخلاق نہیں تھا۔ سارے آزادی کو ضروری سمجھتے تھے اور غلامی کو لعنت سمجھتے تھے۔ اس نے رپورٹ میں لکھا اس قوم کو زیادہ عرصے تک غلام نہیں بنایا جا سکتا۔ اس سے کہا گیا کہ حل کیا ہے۔ اس نے کہا ایسا نظام تعلیم لایا جائے جو اجتماعیت سے کاٹ کر انفرادیت پیدا کرے۔ بے حیائی کا تمدن فروغ پائے "۔ اور قارئین کرام 80 فیصد لارڈ میکالے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ جب انگریز ہندوستان میں آیا تو یہاں پر 90 فیصد تعلیم تھی باقی 5 فی صد لوگ اعلی اخلاق کے مالک تھے۔ انگریز جب یہاں سے واپس گیا تو 8 فی صد تعلیم یافتہ طبقہ تھا۔ انگریز نے ظالمانہ نظام قائم کیا۔ ظالمانہ نظام غربت اور قحط پر مشتمل ہوتا ہے۔ انگریزوں نے مصنوعی غربت پیدا کی یہاں تک کہ ہندوستانی 5 روپے ماہوار پر انگریز کے ملازم ہونے پر مجبور ہو گے اس تعلیمی نظام کے لئے اتنا ہی کہ سکتا ہوں بقول نظیر اکبر آبادی

"ہم تو سمجھے تھے لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ"

آج ہمارے اس سرمایہ دارانہ معاشی نظام کی وجہ سے پورا معاشرہ طبقات میں تقسیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تعلیمی نظام بھی طبقاتی ہے اور حقیقی اور انسانی شعور والا معاشرہ پیدا کرنے سے قاصر ہے یہ نظام سوال اٹھانے والوں کو مجرم جانتا ہے اور تنقیدی سوچ کو ہرگز برداشت نہیں کرتا اس اور سوچ کی نفی کرتا ہے۔ کیونکہ اس اس نظام کو چلانے والے آقا ہرگز یہ نہیں چاہیں گے کہ ان کے غلام ان پر اور معاشرے میں موجودہ تعلیمی نظام کے پر سوال اٹھاتے ہوئے اس نظام کو چیلنج کریں اور تبدیلی کا سوچیں۔ اس تعلیم کا مقصد ایسے افراد تیار کرنا ہے جو حقیقت کو جامد اور ناقابل تبدیلی سمجھتے ہوئے قبول کر لیں۔ اسطرح وہ ان طبقات کی ظلم و بربریت کو تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لیں گے تعلیم ہمارے سماج میں ایک صنعت کے طور پر ابھری ہے جسکا مقصد محض شرح منافع بڑھانا ہے۔ انسانی ترقی اور آزادی اُن کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ یہاں پر سرمایہ داروں کے بچوں کے لئے عالیشان عمارتوں میں تعلیم کا انتظام تو موجود ہے مگر دوسری طرف پس ہوا اور بنیادی ضروریات سے محروم طبقہ غلاظت سے پر اور بنیادی بنیادی انفراسٹرکچر سے محروم سرکاری اسکولوں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلانے پر مجبور ہے یہاں سرکاری، نیم سرکاری اور شاندار نجی درسگاہوں سے لیکر گلی محلوں میں کھمبیوں کی طرح اگنے والے سکول سب موجود ہیں۔ اور اپنی اپنی اوقات کے مطابق تاریکیاں اور جہالت بانٹ رہے ہیں۔ ان سب کے اپنے اپنے نصاب اور پڑھانے کے مختلف طریقہ کار ہیں۔ امتحانی طریقہ کار غیر صحت مند مقابلے کو فروغ دیتا ہے۔ (نتائج کے خوف سے بعض نوجوان تو خودکشی تک کر لیتے ہیں) یہ غیر صحت مند قسم کا مقابلہ تعلیم پر کھڑے اس نظام میں جبر اور تسلط قائم رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارا تعلیمی نظام واضح طور پر طبقات پر بنا ہوا ہے ایک طرف وہ تعلیمی ادارے ہیں جہاں سرمایا داروں اور جاگیرداروں کے بچے پڑھتے ہیں اور ان اداروں میں عام بندہ اپنے بچوں کے داخلے کا سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ طبقہ key پوزیشن پر تعینات ہو جاتا ہے اور اس نظام کے وجود کو برقرار رکھتا ہے اور سامراج کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے۔ دوسری طرف وہ تعلیمی ادارے ہیں جہاں سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں اگر کوئی اپنی محنت کے بل بوتے پر تعلیم حاصل کر بھی لیتو حق حلال کا روزگار ملنا مشکل ہے جس کے لیے رشوت اور سفارش چاہیے جو عام آدمی کے پاس نہیں ہے آپ صوبہ بلوچستان کو ہی لے لیں یہاں فارغ التحصیل ہونے والے بہت سے طلبہ فکر معاش نہ ہونے کے سبب ذہنی اور فکری طور پر اس قدر دباؤ کا شکار ہیں کے وہ اپنی اصل اسناد پھاڑ رہیں۔ الغرض اس رٹا سکولنگ سسٹم میں دو قسم کے لوگ تیار ہوتے ہیں ایک کا کام حکمرانی کرنا بنے اور دوسرے کا کام کلرکی کرنا ہے۔ دینی تعلیمی اداروں کے پاس بھی دین اور دنیا کی تفریق پیدا کی گئی ہے ان کا زیادہ تر زور مسلکی اختلافات پر ہوتا ہے اس طریقہ سے ان کے اندر شدت پسندی اور انتہا پسندی پیدا کی جاتی ہے جس کو نظام آسانی کے ساتھ اپنے مفادات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جب مختلف اداروں سے مختلف قسم کے ذہن تیار کیے جائیں تو وہاں پر ایک قوم کا وجود میں آنا ممکن نہیں ہوتا۔ یہ تعلیمی نظام مذہبی، لسانی، علاقائی، اختلافات پیدا کر کے لوگوں کو آپس میں لڑاتا ہے اور سسٹم کو شعور سے بالکل عاری کر دیتا ہے اور اس طرح انگریز کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو کی تکمیل ہوتی ہے۔ ہمارے تعلیمی ادارے سرمایا کے زور پر چلتے ہیں، پرائیویٹ سکولوں کا یہ حال ہے کہ اچھے نتائج کے لیے تعلیمی بورڈز میں پوزیشن کے لیے بھی سرمایا کی ضرورت ہوتی ہے، نقل کے کلچر کو خاص کر گورنمنٹ اداروں میں پروموٹ کیا جا رہا ہے، یونیورسٹیز میں جو طالبعلم کو قابلیت کی بنیاد پر نہیں بلکہ تعلقات کی بنیاد پر پوزیشن پاتے ہیں۔ ریسرچ کا تصور بہت کم ہے زیادہ تر کاپی پیسٹ چلتا ہے جس کی وجہ سے معاشرتی مسائل کا acadamia کے پاس کوئی حل نہیں اور انگریزی زبان کو قابلیت کا معیار جانا جاتا ہے۔

آج کا طالب علم ... آنے والے کل میں کیا کر سکتا ہے، اگر اس بات کا اندازہ ہمارے اساتذہ اور والدین کو ہو جائے تو خدا کی قسم وہ مارے حیرت کے انگشت بدندان رہ جائیں۔ میں آپکو بتاتا ہوں کہ آج کا طالب علم، کل کا معمار کیسے ہو سکتا ہے۔

اگ آپ لوگ، جو ہمارے بڑے ہیں سچے دل سے چاہیں اور ہمیں صحیح نظام تعلیم کے ساتھ ساتھ درست نصاب تعلیم بھی فراہم کریں اور ہماری اخلاقی تربیت پر بھی زور دیں تو ہمارا آج کا طالب علم آنے والے کل میں قومی ترقی کے اوج ثماوات کو چھو سکتا ہے۔ سنگلاخ پہاڑوں کو سونا اگلنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ چٹیل میدانوں کو فردوس بریں بنا سکتا ہے، بنجر زمینوں کو گل وگلزار کر سکتا ہے، منہ زور دریاؤں کو دست اطاعت دراز کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ کانٹوں کو پھول، مٹی کو سونا، دلدل کو کھلیان، پتھر کو موم، ریت کو شیشہ، طوفان کو نسیم بہار، خزاں کو بہار اور خاک سے فولاد و تاب بنا سکتا ہے مگر کاش کے آپ کے دل میں اتر جائے میری بات

(نوٹ: اس پارٹ میں تو اہل مغرب کو بہت تنقید کا نشانہ بنایا مگر اگلے پارٹ میں آپ کو بتاؤں گا کس طرح اہل مغرب نے ہمارے آبا کے طریق سے رہنمائی لے کر کامیابی کو چھوا اور اس نظام تعلیم میں مزید بہتری کیسے لائی جائے)۔

Weekly MASAEL Quetta 3 ہفت روزہ مسائل کوئٹہ 15 اپریل تا 21 اپریل 2020ء

Ulema meet PM Imran on coronavirus measures, 'endorse govt's strategy'

Special Assistant to the Prime Minister on Information and Broadcasting Dr Firdous Ashiq Awan said on Monday that the ulema not only endorsed Prime Minister Imran Khan's strategy to fight against the coronavirus pandemic but also assured him of their complete cooperation.

The SAPM was speaking to the media alongside Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony Noorul Haq Qadri after a meeting between the prime minister and religious scholars.

"We have to face and fight coronavirus. At the same time, we have to ensure that daily life continues to function. We, as a country, keep fighting the virus, unemployment and hunger this is the thinking behind the prime minister's coronavirus strategy at the moment. And this strategy has been strongly acknowledged and endorsed by the respected ulema," Awan said.

According to Awan, ulema appreciated prime minister's decision to reopen mosques during Ramazan, adding that they called his decision "Islam friendly" and "humanity friendly".

Awan said that the prime minister, on ulema's suggestion, will issue directives to Pakistan Television (PTV) and others to start religious tele-schools for students of religious seminaries and madressahs so that these students, along with others, can also learn from home during the coronavirus lockdown.

Awan also announced that the prime minister will call for a nationwide 'Day of Taubah' on Friday to seek Allah's forgiveness and assistance in the country's fight against the "unprecedented" pandemic.

The prime minister assured the ulema that he will direct relevant ministries to prepare a plan to offer interest-free loans to madressahs to deal with the financial fallout from the virus outbreak. Additionally, he asked his economic advisers to look seriously into Mufti Taqi Usmani and Mufti Muneebur Rehman's suggestion of having an interest-free economy, she added.

Furthermore, the prime minister agreed to offer monetary relaxation in utility bills for mosques and madressahs, she revealed.

In a statement released after the meeting, Maulana Hanif Jalandhari of Wafaqul Madaris Al Arabia, revealed that the prime minister agreed to release religious leaders and others arrested for violating restrictions during the ongoing lockdown.

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

9201490
9201087
9202042
9201250
1217
2664040
9202218
9211105
9201435
2890234
9211080
2853610
2892033
2460190
15
9202555-(A)
9202777-(B)
9202730
9201418
9201435
9201991
9211707
9202253
2880387

ہسپتال

2830861/115
2837296
9202017
9202017
2842697
9211636
9211396
9211078
2836532
2853618
2823705/11
2824875/2828383
2842043/2842
2447183
2850362
137
2823618/2830553
2666461

فائر بریگیڈ

2841118/920264
9201066/16
9201629

واسا شکایات

9211612
9202299
9202846
9202708

ٹیلی فون

1236
1218
1200

بجلی

18
9202027
9211341
2442834
2890075
2869001
9201459
2828400
2823403
9202003

پی آئی اے

117
9201993/9202632
9201066
114
9203873
2880213/6
2880028

دیگر اہم نمبرز

9202626
9202393
282173
9202791

کرونا کا جبر ہماری ذمہ داریاں

تحریر:۔ منظور مگسی

دنیا کے مختلف ممالک اپنے دستیاب وسائل اور حکمت عملی کے تحت کرونا وائرس کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ چین جہاں سے اس وباء نے جنم لیا اس کے صوبے ہوبی کے شہر ووہان کو بری طرح متاثر کیا۔ وہاں چائنا نے بہت جلد وائرس کو پھیلنے سے روکنے کے ساتھ ساتھ اس مسئلے پر کافی حد تک قابو بھی پالیا۔ اس کے علاوہ وہ ممالک جہاں بہترین انتظامات کیئے گئے احتیاطی تدابیر و اقدامات کے علاوہ ٹیسٹنگ کو اولیت دی اور عوام نے کئی ماہ تک لاک ڈاؤن جیسے جبر کو برداشت کر کے اس موذی وائرس کو شکست سے دوچار کیا۔ حکومت بلوچستان نے عالمی وباء کرونا وائرس سے پیدا شدہ صورتحال کے بعد جو اقدامات اٹھائے اسے جبر کہنا نادانی اور حقائق سے چشم پوشی ہے کیا عوام کو یہ قبول ہے کہ ہمارے اردگرد لاشیں گرنا شروع ہو جائیں بھوک اور عفریت اپنی انتہا کو پہنچے۔؟ اگر یہ ہمیں قبول نہیں تو پھر ہم سب کو وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال کی دانشمندانہ قیادت کو قبول کرنا پڑے گا سیاست اور مخالفت کے بے رحمانہ داؤ پیچ کو دوبارہ سیاسی فضاء قائم ہونے تک موخر کرنا پڑے گا اس طرح عوام کی زندگی سے کھیلنا کسی قسم کی دانشمندی نہیں موجودہ حکومت کرونا سے بچاؤ کے فیصلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بھرپور تعاون میں ہی ہم سب کی بقاء ہے۔ ہمیں بھی چین ودیگر ممالک کے تجربات سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ لاک ڈاؤن کے دوران شہروں میں نادار اور غریب افراد کی مالی معاونت ہم سب کی ذمہ داری ہے اس موقع پر صوبائی حکومت کی جانب سے مالی امداد اور خوراک کی ترسیل میں ہاتھ بٹھانا ہمارا اولین فرض ہے تاکہ حقدار کو ان کا حق ملنے میں آسانیاں پیدا ہوں بیمار اشخاص انتظامی طور پر قائم کردہ آئسولیشن وارڈ اور قرنطینہ مراکز میں داخل ہو کر اپنے اردگرد بسنے والے انسانوں کو تحفظ فراہم کریں اپنے ٹیسٹ کروا کر اپنی بیماری کی تسلی کریں اگر کورونا وائرس کے ٹیسٹ مثبت آتے ہیں تو صبر وتحمل سے اس کا مقابلہ کیا جائے تاکہ ہمیں کو صحت مند زندگی نصیب ہو ضروری نہیں ہر شخص جو اس موقع پر بیمار ہو وہ کرونا وائرس کا ہی شکار ہو لیکن احتیاطی تدابیر میں کیا حرج ہے موجودہ ہنگامی صورتحال کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ خوف کا ماحول پیدا کیا جائے احتیاط کو احتیاط کے طور پر لیا جائے نہ کہ سب کو خوف زدہ کیا جائے خوراک کے استعمال میں اعتدال سے کام لیا جائے گھروں میں خود کو محدود کرنے کا مقصد خود کو ناکارہ بنانا بھی نہیں بلکہ وقت کو تعمیری مصروفیات میں گزارنا بہتر ہے نئی نسل کو گھروں میں پڑھانے اور انکی بہترین تربیت کا اہتمام کیا جانا ہی عقلمندی ہے تاکہ اس گھمبیر صورتحال سے نکلنے کے بعد فوری طور پر بھرپور انداز میں روزگار زندگی کا دوبارہ آغاز کیا جاسکے ماہرین کے مطابق اس خطے میں کرونا وائرس کی شدت میں کسی وقت بھی اضافہ ہو سکتا ہے اگر کسی بھی ملک میں بے احتیاطیوں سے کام لیا گیا تو اس کے نتائج بہت برے ہونگے بلوچستان عوام کو بھی دیگر صوبوں کے ساتھ ملکر صبر وتحمل سے کام لینا ہوگا صوبے میں اب جب کہ کرونا وائرس مقامی شکل و صورت اختیار کر چکا ہے اور ایران ودیگر ممالک سے آنے والوں سے ابھی تک خطرات باقی ہیں اس وقت تک جتنے کیسز سامنے آچکے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی صورت باہر سے آنے والوں سے جڑ رہے ہیں بہتر ہے کہ ہم اپنے اردگرد اور باہر سے آنے والوں پر کڑی نظر رکھیں اور انہیں قائل کریں کہ وہ اپنے ٹیسٹ کروائیں طبی عملہ جو اس مشکل صورتحال میں اپنے فرائض خوبی سے نبھا رہا ہے ان کی حوصلہ افزائی بھی ہمارا فرض ہے مخیر حضرات دل کھول کر اپنے آس پاس موجود مساکین کی مدد کریں خصوصاً ان مزدور پیشہ افراد کی جو عام دنوں میں محنت مزدوری سے رزق حلال کماتے ہیں اس وقت انکی سفید پوشی کا بھرم رکھا جائے کسی ملک کے عوام ہی ان کا اصل سرمایہ ہیں عوام کی زندگیوں کو محفوظ بنانا رہنماؤں کی ذمہ داری ہے خواہ انکا تعلق اپوزیشن جماعتوں ہی سے کیوں نہ ہو، مصیبت اور آفات کے دوران جو جماعتیں عوام کی خدمت گزاری میں پیش پیش ہوتے ہیں وہی رہنما اور جماعتیں عوام کی دلوں پر حکمرانی کا حق رکھتے ہیں کرونا کے جبر سے نکلنے کے بعد معلوم ہوگا کہ کون لوگ تھے جو مصیبت کی گھڑی میں عوام کی دلجوئی میں مصروف تھے وہ کون تھے جو انسانوں کیلئے دلوں میں درد رکھتے تھے منظم قومیں ہی کرونا وائرس جیسے جبر کا مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔ الحمد اللہ اہل بلوچستان نے اب تک بہترین تنظیم کاری کا مظاہرہ کیا ہے کاروباری حضرات بھی اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں غریب عوام کیلئے دلوں میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کریں مدتوں کمانے والے اپنے سرمایہ میں سے مصیبت کی اس گھڑی میں بے کسوں کی مدد جاری رکھیں کیونکہ خیر وخیرات سے ہی بلائیں ٹلتی ہیں ورنہ ظالم کرونا انسانوں کو نگلنے۔ شکار کرنے میں تمیز نہیں رکھتا۔

کورونا سے بچاؤ حکومتی اقدامات

تحریر: ظفر علی ظفر

ناول کورونا (کوویڈ-19) جس نے دنیا بھر میں تباہی مچا دی ہے اور آدھی سے زیادہ دنیا لاک ڈاؤن ہو چکی ہے۔ عالمی تجارتی منڈیاں خسارے میں جا رہی ہیں، پیداواری عمل تقریباً رک چکا ہے، ایسے حالات میں پاکستان جیسے تھرڈ ورلڈ دنیا کے ترقی پذیر ممالک جو اپنی اقتصادیات ومعیشت بچانے کے لئے پہلے سے ہاتھ پیر مار رہے تھے وہ بھی تجارتی کساد بازاری کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں۔ کورونا (کووڈ-19) وائرس پاکستان میں اپنے پنجے گاڑھ چکا ہے۔ وفاقی حکومت وزیراعظم عمران خان کی قیادت میں اس سے نبرد آزما ہونے کے لئے کوشاں ہے اسی تسلسل میں بلوچستان کی صوبائی حکومت بھی کورونا کو پھیلنے سے روکنے کے لئے موثر اقدامات میں مصروف ہے، گو کہ یہ وائرس تفتان بارڈر کے راستے ایران سے پاکستان پہنچا اور سب سے پہلے انتہائی ایمرجنسی کی صورتحال میں اس کا سامنا بلوچستان کی حکومت کو کرنا پڑا ہمیں اس حقیقت کو ماننا پڑے گا کہ اس وقت وفاقی حکومت سمیت تمام صوبوں کی حکومتوں کو اس صورتحال کا نہ تو علم تھا اور نہ ہی اس کی روک تھام کے لئے کوئی حکمت عملی تھی اور یہ امر بھی اہم ہے کہ تفتان بارڈر سے آنے والے زائرین میں سے 80 فیصد کا تعلق دوسرے صوبوں سے تھا جس کا تمام بوجھ بلوچستان حکومت کے سر آپڑا بلکہ یہ صورتحال اسی وقت گمبھیر ہوگئی جب بارڈر پار سے آنے والوں نے حکومت سے تعاون کی بجائے وہاں قائم کئے گئے قرنطینہ مراکز سے فرار ہونا شروع کر دیا جو اس مہلک بیماری کے پھیلاؤ کے لئے بہت خطرناک تھے۔ بلوچستان صوبائی حکومت جو مالی اعتبار سے پہلے ہی کمزور تھی اور پھر اس ناگہانی صورتحال کے اچانک سر پر آن پڑنے سے حکومت کے لئے مسائل بڑھ گئے لیکن وزیراعلیٰ جام کمال خان نے انتہائی ثابت قدمی اور ذہانت وفراست سے اس ناگہانی مشکل کا نہ صرف سامنا کیا بلکہ اپنی کابینہ اور محکموں کے سربراہان کے ساتھ باہمی مشوروں کے بعد اس مہلک وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے میں نہ صرف کامیاب ہوگئے بلکہ یہاں کے کاروباری و دیہاڑی دار طبقے کے لئے انتہائی مناسب حکمت عملی اپنا کر انہیں مالی طور پر متاثر ہونے سے بچا لیا اور تقریباً 24 روز کے سخت لاک ڈاؤن کے بعد وفاقی حکومت کی طرح صوبے میں بھی لاک ڈاؤن میں نرمی کی گئی ہے۔ یہ امر توجہ طلب ہے کہ وزیراعلیٰ نے انتہائی تیز رفتاری سے کورونا کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے آج انہی کی بدولت الحمداللہ بلوچستان میں صرف 232 کورونا مریض ہیں اور 2 افراد کی اموات ہوئی۔ جبکہ ایک سو سے زائد مریض صحت یاب ہو کر اپنے گھروں کو جا چکے ہیں۔ صوبائی حکومت کو اس ضمن میں سب سے اہم چیلنج ڈاکٹروں و پیرامیڈیکل سٹاف کے لئے احتیاطی معاملات کا تھا جس کے لئے نہ صرف انتہائی اہم و ضروری وائرس سے بچاؤ کے لباس و کٹس شامل تھیں جنہیں پہنے بغیر ڈاکٹر و عملہ کورونا مریضوں کا علاج نہیں کرسکتا تھا۔ صوبائی حکومت کو ایک جانب تفتان بارڈر پر قائم قرنطینہ مراکز کو مزید موثر بنا کر وہاں طبی عملے کو تعینات کرنا تھا اور دوئم کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں اس کے پھیلاؤ کو نہ صرف روکنا تھا بلکہ ہر شہر میں قرنطینہ مراکز قائم کرنا تھا جبکہ ہمارا طبی عملہ اس ضمن میں باقاعدہ تربیت یافتہ نہیں تھا۔ صوبے کے عوام اپنے ڈاکٹروں وطبی عملے اور فرنٹ لائن پر کام کرنے والوں کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے انتہائی قلیل وسائل میں رہ کر مریضوں کی دیکھ بھال شروع کی۔ صوبائی حکومت نے فروری کے آخری ہفتے میں تفتان بارڈر پر قرنطینہ مراکز قائم کردیے اور وہاں آنے والے افراد کے ٹیسٹ شروع کئے، چونکہ صوبائی حکومت کے پاس ٹیسٹ کٹس بھی کم تھیں اس لئے اسے شروع میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ صوبائی حکومت نے اس کے ساتھ ہی کوئٹہ ٹی بی سینٹوریم میں اور شیخ زید ہسپتال میں فوری طور پر آئسولیشن وارڈز قائم کردیئے اور ڈاکٹروں وطبی عملے کو وہاں تعینات کروایا گیا، جبکہ وزیراعلیٰ ہاؤس میں ایک کنٹرول روم قائم کر کے صوبے بھر کی صورتحال کو مانیٹر کرنا شروع کر دیا گیا۔ شروع شروع میں وائرس بارڈر پار آنے والے افراد میں پایا گیا لیکن مارچ کے پہلے ہفتے میں کوئٹہ شہر کے چند مقامی افراد میں بھی وائرس کی تشخیص ہوئی اور موجودہ صورتحال میں صوبے میں 85 مریض مقامی شہری ہیں جو خطرناک اشارہ ہے کہ ہماری ذرا سی بے احتیاطی سے یہ وائرس پھیل سکتا ہے، اس لئے صوبائی حکومت لوگوں سے بار بار اپیل کررہی ہے کہ وہ سماجی فاصلوں اور خود کو تنہا رکھیں۔ اس بیماری کا بہترین علاج بھی یہی ہے۔ یہ امر بھی خوش آئند ہے کہ جب کراچی میں 26 فروری کو پاکستان میں پہلے کورونا مریض کی تشخیص ہوئی تو اسی روز رات گئے صوبائی وزیر تعلیم نے صوبے بھر کے تمام تعلیمی ادارے بند کرنے کا اعلان کیا۔ یہ انتہائی اہم اور ضروری اقدام تھا، سندھ حکومت جہاں کورونا کا مریض موجود تھا اس نے اگلے روز تعلیمی اداروں کی بندش کا اعلان کیا۔ حکومت نے اس تمام ہنگامی صورتحال کو جس انداز میں قابو کیا اس میں عوام کا بھی تعاون شامل ہے۔ صوبائی حکومت نے فوری طور پر شہر میں کورونا ٹیسٹوں کی تعداد بڑھانے کے لئے اقدامات شروع کئے ہیں اور ترجمان صوبائی حکومت کے مطابق بہت جلد صوبے میں روزانہ ایک ہزار سے زائد ٹیسٹ کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آج 15 اپریل سے کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں لاک ڈاؤن میں نرمی کردی گئی ہے لیکن پھر بھی عوام الناس سے بھرپور اپیل ہے کہ وہ آئسولیشن یعنی تنہا رہنے اور ایک دوسرے سے ملنے سے گریز کریں اور نہ صرف اس پر سختی سے عمل کریں بلکہ اپنے خاندان کے دیگر افراد، بچوں اور خواتین کو بھی اس پر سختی سے عملدرآمد کروائیں۔ صوبائی حکومت کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں ریپڈ ریسپانس ٹیموں کا قیام عمل میں لائی ہے۔ یہ ٹیمیں کسی بھی علاقے میں کورونا کے حوالے سے مشتبہ فرد کو اطلاع ملنے پر فوری طور پر نزدیکی قرنطینہ مرکز پہنچائیں گی۔ قائم کی گئی ان ٹیموں کی تعداد 90 ہے، عوام الناس سے کہا گیا ہے کہ کورونا کے کسی بھی مشتبہ شخص کو فوری طور پر سب سے الگ تھلگ کردیا جائے اور پھر ریپڈ ریسپانس ٹیموں کو ہیلپ لائن (1122) یا موبائل نمبر 03331032988، 03167861122 پر اطلاع دیں۔ یہ ٹیمیں فوری طور پر ایمبولینس کے ہمراہ مریض کو لینے کے لئے پہنچیں گی۔ ہمیں حوصلے، ہمت اور بہادری سے اس مہلک بیماری کا سامنا کرنا ہے اور حکومتی اقدامات اور احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا ہے۔ ہم سب سجدہ ریز ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کی معافی کے طلب گار ہیں۔ بے شک وہ معاف کرنے والا ہے وہ ہمیں ضرور معاف کرے گا اور اس مشکل سے ہمیں نکالے گا، اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

کوویڈ-19 کے تدارک کیلئے صوبائی حکومت کے اقدامات

تحریر۔ تیمور خان کاکڑ

نوول کورونا وائرس (کوویڈ-19) نے عالمی وبا کی شکل اختیار کر لیا ہے جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تقریباً 40 دن کے قلیل مدت میں کرونا وائرس نے 202 سے زائد ممالک کو متاثر کیا ہے اور اب تک 19 لاکھ سے زائد افراد اس وبائی مرض کا شکار ہو چکے ہیں اور ایک لاکھ 28 ہزار سے زائد افراد دنیا بھر سے موت کے منہ میں جا چکے ہیں اور یہ مرض تیزی سے پھیلتا ہی جا رہا ہے جبکہ پاکستان میں 6000 کے ہزار قریب افراد اس مرض سے متاثر ہو چکے ہیں جبکہ 150 قریب افراد زندگی کی بازی ہار گئے 1500 کے قریب صحت یاب ہو گئے ہیں جبکہ بلوچستان میں صوبائی حکومت کے بروقت اقدامات سے اس مرض کا پھیلاؤ پائے جانے والے خدشات کی نسبت بہت کم رہا ہے بلوچستان میں اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 277 افراد اس مرض میں مبتلا ہیں اور سو سے زائد افراد صحت یاب بھی ہو چکے ہیں جبکہ 128000 کے قریب ایک اس مرض سے لڑتے لڑتے اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اس وباء نے متاثرہ ملکوں کی معیشتوں کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق اس وائرس نے 4.1 کھرب ڈالر کی لگ بھگ نقصان عالمی معیشت کو پہنچایا ہے اور پاکستان جیسے ترقی پذیر ممالک کی شرح نمو گر کر آدھی رہ گئی ہے بلکہ جی ڈی پی کا منفی میں جانے کے خدشات بھی ظاہر کیے جا رہے ہیں اللہ کرے ایسا نہ ہو اور دنیا بھر میں اسٹاک مارکیٹوں میں سرمایہ کاروں کے تقریباً گیارہ کھرب ڈالر بھی ڈوب گئے ہیں۔ اس مرض کے روک تھام کے لیے تمام ممالک اپنے طور پر کوشش کر رہے ہیں۔ اور تاحال اس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہو سکا ہے جس کی وجہ سے تمام ممالک ابتدائی احتیاطی تدابیر کے طور پر سماجی دوری اختیار کرنے اور رش والی جگہوں میں جانے آنے پر فیس ماسک پہننے، ہاتھوں کو دھونے منہ اور آنکھوں کو چھونے سے گریز کرنے کی سختی سے تلقین کی جا رہی ہے۔ اور سماجی دوری کو یقینی بنانے کے لیے شہریوں کو گھروں تک محدود رکھنے کے لیے تمام ممالک میں لاک ڈاؤن کا عمل بھی جاری ہے دنیا بھر کی طرح لاک ڈاؤن پاکستان بھر میں بھی جاری ہے اور 15 اپریل سے لاک ڈاؤن میں کسی حد تک نرمی لائی جا رہی ہے تاکہ معیشت کا پہیہ چلتا رہے۔ جس وقت کوویڈ-19 ایران میں ظاہر ہونا شروع ہوا اس وقت بلوچستان میں نہم اور دہم کے امتحانات بھی جاری تھے احتیاطی تدابیر کے طور پر صوبائی حکومت نے بروقت اقدامات کرتے ہوئے نہم اور دہم کے امتحانات فوری طور پر منسوخ کر دیئے تھے جس کی بدولت اس وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے میں بہت حد تک مدد ملی۔ چین سے ایران وائرس منتقلی کے ساتھ ہی حکومت بلوچستان نے کورونا وائرس کی روک تھام کو ممکن بنانے کے لئے اقدامات شروع کر دیے تھے صوبائی حکومت کے بہترین اور بروقت اقدامات کا وزیراعظم عمران خان نے بھی برملا اعتراف کیا ہے بلوچستان کے وسائل، مسائل کی نسبت چونکہ بہت محدود ہے جس وائرس نے ترقی یافتہ ممالک کی معیشتوں کو ہلا کر رکھ دیا وہاں اس صوبے کے وسائل اونٹ کے منہ میں زیرے کے برابر بھی نہیں ہے اس کے باوجود صوبائی حکومت نے تفتان بارڈر پر قرنطینہ سینٹر بنا دیا جہاں ابتدائی طور پر دیگر صوبوں کے سینکڑوں تصدیق شدہ کورنا مریضوں اور مشتبہ مریضوں کو صرف یہاں ٹھہرایا گیا بلکہ کو ہر ممکن سہولیات بھی فراہم کیے گئے اور بعد میں متعلقہ صوبوں کو ذمہ داری کے ساتھ مریضوں کو ان کے صوبوں میں قائم قرنطینہ سینٹر پہنچایا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ کوئٹہ کے شیخ زائد ہسپتال اور فاطمہ جناح چیسٹ ہسپتال میں متاثرین کے لیے آئسولیشن وارڈز قائم کیے۔ اس کے علاوہ صوبے بھر کے تمام ڈویژنل اور ضلعی کوارٹر اسپتالوں میں قرنطینہ سینٹر سمیت آئسولیشن وارڈز کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے اس وائرس سے بہتر انداز میں صوبے بھر میں ہیلتھ ایمرجنسی کا اعلان کردیا تاکہ اس وائرس کے پھیلاؤ کو ہر صورت روکا جاسکے اس بابت وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان عالیانی نے کوئٹہ سمیت صوبے بھر کے تمام ڈویژنل وضلعی اور تحصیل حکام کو سختی سے ہدایت کی کہ انٹرسٹی پبلک ٹرانسپورٹ اور بین اضلاع نقل وحرکت کو سختی سے روک رکھے تاکہ اس مرض کا پھیلاؤ چھوٹے شہروں اور قصبوں تک نہ پھیلیں اور ساتھ ہی میٹروپولٹن کارپوریشن اور میونسپل کمیٹیوں کو صفائی وستھرائی ہر صورت یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ جس پر فوری عملدرآمد کرتے ہوئے میٹرو پولیٹن کارپوریشن نے شہر کے تمام ضروری دفاتر اور مین شاہراہوں پر جراثیم کش اسپرے بھی کئے جبکہ شہری دفاع کی جانب سے لوگوں میں اس وائرس سے آگاہی مہم چلائی گئی جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آئیں۔ صوبائی حکومت نے فوری طور پر اہم ضروری محکموں کو اس حوالے سے فوری طور پر کام کرنے کے احکامات صادر کیے جو انتہائی جانفشانی سے خدمات انجام دے رہے ہیں جو اس مرض کے خلاف سائیڈ لائن پر موجود ہو کر فرنٹ لائن پر خدمات انجام دینے والوں کو مکمل سپورٹ کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان ذاتی طور پر فرنٹ لائن اور سیکنڈ لائن پر کام کرنے والے محکموں سے مسلسل رابطے میں ہیں اور لمحہ بہ لمحہ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے اقدامات اٹھانے کی ہدایت جاری کرتے ہیں اور خود مانیٹر بھی کرتے ہیں۔ ان بروقت اقدامات کی وجہ سے صوبے میں اس مہلک وباء کو پھیلنے سے بڑی حد تک روک لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان وفاقی حکومت اور وزیر اعظم عمران خان سے ذاتی طور پر رابطے میں رہتے ہیں اور ان کو اس بابت وفاقی حکومت کا بھرپور تعاون بھی حاصل ہے اور وزیر اعظم عمران خان خود کوئٹہ تشریف لائے اور اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کی۔ بی ایم سی میں قائم آئسولیشن وارڈ کا معائنہ بھی کیا اس موقع پر وزیراعظم نے وزیراعلیٰ بلوچستان کے اقدامات کو بروقت اور تسلی بخش قرار دیتے ہوئے انہیں وفاقی حکومت کی جانب سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی بھی کرائی واضح رہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بھرپور تعاون بھی اس حوالے سے صوبائی حکومت کو حاصل ہے۔ کوویڈ-19 کے تدارک کو یقینی بنانے کیلئے پاک فوج اور ایف سی نے صوبے سے منسلک بارڈر پر قرنطینہ سینٹر بھی قائم کئے ہیں۔ جہاں کورونا کے مریضوں کو ہر ممکن سہولیات فراہم کی جا رہی ہے بدقسمتی سے کچھ عناصر نے سیاسی اور گروہی فائدہ اٹھانے کے ان اقدامات کو سبوتاژ کرنے مذموم کوششیں بھی کیے جو کہ قابل مذمت فعل ہے۔ جبکہ ماسک، ٹیسٹ کیٹس، اور ضروری سامان ہسپتالوں میں موجود تھے ہاں ہوسکتا ہے کسی حد تک ان سامان کی بھی کمی ہو۔ کیونکہ متعلقہ سامان کی طلب پوری دنیا میں ہے اور انکی پیداوار بھی کم تھی وقت فوقتاً سامان صوبائی حکومت منگواتی رہی ہے ظاہر طلب ہونے کی وجہ سامنے کے حصول میں تاخیر بھی ہوئی ہو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ صوبائی حکومت خاموش تماشائی تھی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کی ہدایت پر بیروزگار ہونے والے دیہاڑی دار اور مستحق افراد کو ڈپٹی کمشنرز اور منتخب ارکان اسمبلی کے ذریعے راشن تقسیم کرنے کی ہدایت کی تاکہ غریب کو بروقت راشن مل سکے۔ اس کار خیر میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار بھی قابل تحسین رہا۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ موجودہ حکومت جام کمال خان کی قیادت میں شروع دن سے ہی کرونا وائرس کے سدباب کے بے سنجیدہ اور موثر اقدامات اٹھانے زائرین کو سہولتوں کی فراہمی قرنطینہ کرنے اور دیگر صوبوں کے اسکیننگ شدہ زائرین کیساتھ تعاون کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا اب معاشرے کے تمام مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ حکومتی اقدامات اور احکامات کی پاسداری کیلئے تاریخی کردار ادا کریں۔

سی پیک پر کرونا وائرس کے اثرات

تحریر: نصر اللہ خان

عالمی سطح پر کرونا کی وباء نے جو تباہی مچا رکھی ہے پاکستان اور خصوصاً بلوچستان میں اس کے اثرات نے روزمرہ کی زندگی کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے تمام سرکاری اور نجی ادارے بند ہیں اور صوبائی سیکریٹریٹ میں محدود پیمانے پر چند محکموں میں سرکاری امور نمٹائے جا رہے ہیں، وفاقی حکومت کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت بھی عوام کی جان کے تحفظ کے لیے سرجوڑ کر بیٹھی ہوئی ہے کرونا کو مزید پھیلنے سے روکنے کے لیے متعدد احتیاطی تدابیر پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے، محدود وسائل کے باوجود صوبائی حکومت نے ابتک متعدد ٹھوس اقدامات کئے ہیں، حکومت کی ہدایت پر صوبائی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے صوبے کی غریب اور مزدور پیشہ افراد کی خاندانوں کو خوراک کی فراہمی کے لیے ایک میکانزم تیار کر رکھا ہے، جس کے تحت مستحق اور نادار خاندانوں کو راشن کی فراہمی جاری کر دی گئی ہے اور صوبائی حکومت نے ریلیف فنڈ قائم کیا ہے، جس سے صوبے کے 32 اضلاع کے ڈپٹی کمشنر کو ایک ایک کروڑ روپے اور امدادی رقم فراہم کی گئی ہے اور سختی سے ہدایت کی ہے کہ اس رقم کو مقامی سطح پر قائم کمیٹیوں کی نشاندہی پر صرف اور صرف مستحق افراد میں تقسیم کیا جائے اس حوالے سے کسی بھی شکایت کا سختی سے نوٹس لیا جائیگا، پی ڈی ایم اے نے صوبائی حکومت کی ہدایت اور طریقہ کار کے مطابق تمام اضلاع میں راشن کی فوری فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا چکی ہے، جس کے مثبت نتائج آنا شروع ہو گئے ہیں اور عوام کی اکثریت نے حکومتی اقدامات پر سکھ کا سانس لیا ہے اور پر امید ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت عوام کی معاشی مشکلات کے پیش نظر مزید فنڈ کا وفاق سے مطالبہ کرے گی گذشتہ روز وزیر اعظم عمران خان کا ایک روزہ دورہ بلوچستان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی نشاندہی پر وزیر اعظم عمران خان نے اس حقیقت کا خود اظہار کیا کہ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے، خدانخواستہ اگر کرونا صوبے کے دیگر علاقوں میں پھیلا تو ان پر قابو پانا صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے قابو میں نہیں آئے گا اور اس کے پھیلنے سے ہولناک تباہی آسکتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ بلوچستان میں دیگر احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ لاک ڈاؤن کو برقرار رکھا جائے، جس کے پیش نظر صوبائی حکومت نے لاک ڈاؤن کی مدت میں 21 اپریل تک توسیع کی ہے اور صوبائی حکومت صوبے میں عوامی سطح پر قائم تنظیموں، انجمن تاجران، چیمبر آف کامرس و دیگر سماجی و سیاسی تنظیموں سے مسلسل رابطے میں ہے اور انہیں حکومتی اقدامات اور احتیاطی تدابیر پر اعتماد میں لیا ہے اور انہیں اس وبا کے تباہ کن اثرات کے تدارک کے لیے حکومتی احکامات پر عمل کرنے پر قائل کیا ہے، جو صوبائی حکومت کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ صوبائی حکومت نے عوام کو کرونا سے تحفظ کے لیے محکمہ صحت کو الرٹ کر کے بھی اہم ٹاسک دیا ہے، جس کے تحت صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں کو کرونا کے ٹیسٹ اور علاج پر مامور ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل اسٹاف کو تمام مطلوبہ کیٹس سینٹائزر، ماسک اور دیگر ضروری اشیاء قلیل مدت میں فراہم کر چکی ہے، اس ضمن میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل اسٹاف کو تمام مطالبات تسلیم کر کے ضروری سامان سے لیس کر دیا گیا ہے، جس سے ان کے تحفظات ایک حد تک دور ہو گئے ہیں گذشتہ دنوں ینگ ڈاکٹرز کی جانب سے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں ان کا مطالبہ تھا کہ وہ کرونا سے تحفظ، کے پیش نظر انہیں کیٹس، سینٹائزر اور دیگر ضروری اور مطلوبہ سامان فراہم کیا جائے، جس پر وزیر اعلیٰ جام صاحب نے فوری نوٹس لیتے ہوئے واضح کیا کہ ڈاکٹرز کے مطالبات حق بجانب ہے، لیکن ان کا طریقہ کار مناسب نہیں، احتجاج کے دن عوام کو ذہنی کوفت ہوئی ہے جس پر ہمیں افسوس بھی ہے، ہمیں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی جان اتنی عزیز ہے، جتنی عوام کی ہے اگر ڈاکٹرز کی تنظیم حکومتی نقطہ نظر کو سمجھ لیتے تو شاید اس دن احتجاج کرنے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی، تاہم وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر صوبائی وزیر زراعت زمرک اچکزئی کی سربراہی میں صوبائی وزراء کی ایک ٹیم نے ینگ ڈاکٹرز سے رابطہ کر کے ان کے جائز مطالبات تسلیم کرتے ہوئے انہیں مطلوبہ ضروری طبی آلات فراہم کئے طبی عملہ محفوظ رہے گا تو وہ کرونا سے متاثرہ افراد کے علاج کے قابل ہونگے۔ کرونا سے لڑنے والوں میں ڈاکٹرز اور دوسرے طبی عملہ صف اول کے مجاہد ہیں جن کا تحفظ ہماری ذمہ داری ہے۔ جس سے ہم غافل نہیں رہ سکتے۔ صوبائی حکومت نے غریب مزدور پیشہ اور غریب خاندانوں کو راشن کی فراہمی اور کرونا سے بچاؤ کے لیے الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا پر متعدد احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے لیے عوام میں آگاہی مہم بھی شروع کر رکھی ہے اور مختلف شہروں میں جگہ جگہ اور اہم پبلک مقامات پر انٹی کرونا اسپرے اور ہاتھ دھونے کے لیے چھوٹی بڑی ٹینکیاں نصب کی گئی ہیں جس کے ساتھ سینٹائزر بھی فراہم کیا گیا ہے، تاکہ عام آدمی اس سے استفادہ کر سکے اور عوام کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ زیادہ افراد ایک جگہ جمع نہ ہوں اور ایک دوسرے سے 5 سے 6 فٹ تک فاصلہ ضرور رکھیں تاکہ یہ مہلک بیماری ایک دوسرے کو نہ لگ جا سکے، صوبائی اور وفاقی حکومت کی عوام کی کرونا سے آگاہی مہم میں صوبے میں سماجی اور فلاحی تنظیموں نے بھی اپنا کردار ادا کرنا شروع کر دیا ہے غریب اور مستحق افراد میں راشن خوراک اور نقد رقم کی فراہمی کے علاوہ شہر کے اہم پبلک مقامات پر سائن بورڈ بھی آویزاں کیے گئے ہیں، صوبائی حکومت کی بروقت کرونا سے بچاؤ کے لیے اقدامات اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے صوبے میں کرونا سے کم سے کم 225 افراد متاثر ہوئے ہیں، جن میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے چند ممبر بھی شامل ہیں اور ان کی حالت خطرے سے باہر ہے اور انہیں آئسولیشن میں رکھا گیا ہے، صوبائی حکومت کی بچوں کی تعلیم پر بھی نظر ہے اور تعلیمی اداروں کو 31 مئی تک بند کرنے کا اعلان کے علاوہ ہدایت کی گئی ہے کہ تعلیمی ادارے فیس میں کمی کے علاوہ آن لائن اور تدریس کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، تاکہ بچوں کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو، جس پر عملدرآمد کرتے ہوئے بعض تعلیمی اداروں نے آن لائن پڑھانے کا سلسلہ شروع کر رہا ہے درس و تدریس کی آن لائن کے ذریعے پڑھانے کا نظام جو کہ صوبے کے بعض بڑے شہروں تک محدود ہے، اگر 31 مئی تک کرونا کے اثرات بدستور رہے تو صوبائی حکومت صوبے کے دیگر اضلاع میں بھی پڑھانے کا متبادل طریقہ کار متعارف کرئے گی، اس ضمن میں صوبائی محکمہ تعلیم کئی قابل عمل تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ صوبے کے دیگر علاقوں کی طرح ضلع گوادر بھی کرونا وائرس COVID-19 کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے، جو کہ مستقبل میں ملک کا اقتصادی اور بین الاقوامی تجارت کا حب ہے میں روزمرہ کی زندگی ٹھپ ہو کر رہ گئی ہے اور سی پیک کی جاری ترقیاتی سرگرمیاں محدود ہو کر رہ گئی ہے عوام کی بڑی اکثریت جو ماہی گیری کی صنعت سے وابستہ ہے سمندر پر لاک ڈاؤن کی وجہ سے نان شبینہ کو ترس گئے ہیں ضلع گوادر کا صوبے کے دیگر اضلاع سے عوامی رابطہ کٹ گیا ہے عوام کی شہر سے باہر جانے اور دوسرے علاقوں سے آنے کے مواقع محدود ہونے کی وجہ سے تمام کاروبار بند ہے کوئی کمرشل فلائٹس گوادر نہیں آ رہی اور کراچی سے بذریعہ سڑک بھی رابطہ منقطع ہے تاہم ضلعی انتظامی کی جانب سے اہم اقدامات کے پیش نظر شہر میں ذخیرہ اندوزی اور منافع خوروں پر کڑی نظر رکھی گئی ہے جس کی وجہ سے اب تک شہر میں کسی چیز کی کمی کی عوامی شکایت نہیں آئی ہے مقامی انتظامیہ ڈپٹی کمشنر گوادر کیپٹن (ر) محمد وسیم کی سربراہی میں 24 گھنٹوں میں کئی بار لاک ڈاؤن کی خود نگرانی کر رہے ہیں اور صوبائی ڈیزاسٹر اتھارٹی کی جانب سے راشن اور دیگر اشیاء ضروری کو مستحق افراد اور غریب اور نادار لوگوں میں تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے ضلعی سطح پر ایک مقامی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، عوام میں ان اشیاء کی تقسیم کے لیے منفرد میکانزم بنایا گیا ہے، جس میں اب تک زیادہ مشکلات در پیش نہیں، ضلعی انتظامیہ کی سخت نگرانی کی وجہ سے شہر اور شہر سے باہر لوگوں کا کوئی ہجوم نظر نہیں آ رہا، شہر میں کرونا کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے انٹی کرونا سپرے وقتاً فوقتاً کروایا جا رہا ہے اور صوبائی ڈیزاسٹر اتھارٹی کی جانب سے عوام کی سہولیات کیلئے واٹر کین اور ٹینکوں کے ساتھ سینٹائزر بھی دستیاب ہیں اور شہر میں صفائی کا خاص خیال رکھا جا رہا ہے، صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات اور کرونا سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر پر شہری بھرپور طریقے سے تعاون کر رہے ہیں۔ صوبائی محکمہ تعلقات عامہ ضلعی اور صوبائی سطح پر حکومتی اقدامات سے عوام کو وٹس ایپ، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سوشل میڈیا کے ذریعے بروقت آگاہ کرنے کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہے اور کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے شروع کردہ حکومتی مہم کو کارآمد بنانے کیلئے مختلف ذرائع استعمال کر رہا ہے۔ مقامی انتظامیہ کی اقدامات اور عوام کو دی جانے والی ریلیف سرگرمیوں میں مصروف عمل ہے، عوام کے جان کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ اس وقت جو صوبائی حکومت صوبے کے دستیاب وسائل کو عوام پر خرچ کرنے کے علاوہ وفاقی حکومت کے ساتھ مسلسل رابطہ میں ہے، صوبائی حکومت کی کوششوں سے وفاقی حکومت صوبے کی آٹھ لاکھ خاندانوں میں بینظیر انکم سپورٹ سکیم اور احساس پروگرام سے ماہانہ مبلغ -/12000 روپے فراہمی بھی شروع کر رکھی ہے۔ جس سے صوبے کے کئی نادار خاندان مستفید ہو سکیں گے۔ روزانہ بنیادوں پر تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کی کارکردگی کی مانیٹرنگ کی جا رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر گوادر کی جانب سے ماہی گیروں ودیگر مزدور پیشہ افراد کے لیے وضع کردہ طریقہ کار کو خصوصی طور پر سراہا جا رہا ہے۔

چمن میں کرونا وائرس حکومتی اقدامات

رپورٹ:۔ حضرت علی

کرونا وائرس سب سے پہلے چین کے شہر ووہان میں ظاہر ہوا اور اس نے دوسرے ملکوں سے پہلے چین میں ہزاروں افراد کو متاثر کیا۔ صحت عامہ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ٹیسٹ، مریضوں کو قرنطینہ میں رکھنے اور عوام کی نقل و حرکت کو روکنے ہی سے کرونا وائرس کو پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے۔ یہ جاننے کے باوجود کئی ملک اس پر عمل نہیں کر رہے جس کا نتیجہ زیادہ مریضوں اور ہلاکتوں کی صورت میں نکل رہا ہے۔ چمن پاک افغان بارڈر سرحد پر موجود کرونا وائرس کے باعث 900 خیموں پر مشتمل قرنطینہ سینٹر قائم کیا گیا ہے اور ور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چمن میں آئسولیشن سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس میں تمام بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ صوبائی وزیر زراعت انجینئر زمرک خان اور اے این پی کے رکن صوبائی اسمبلی و چیرمین قائمہ کمیٹی برائے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اصغر خان اچکزئی کے ساتھ پی ڈی ایم اے کے ڈائریکٹر علی رضا کھوسو نے دورہ کیا قرنطینہ سینٹر کے دورہ کے بعد ڈپٹی کمشنر آفس میں کرورنا وائرس سے بچاؤ کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے حوالے سے ایک اجلاس طلب کرلیا گیا۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک قدرتی وباء ہے جس کیلئے ہم نے احتیاط اختیار کرنا ہے۔ ہمیں علم ہے بہت بڑی تکلیف سے دونوں طرف کے مسافر دوچار ہیں انہوں نے کہا کہ پاک افغان بارڈر پر ہزاروں کی تعداد میں مسافر پھنس چکے ہیں

ٹرکوں اور کینٹنرز کے حوالے سے ہم تجارت کو جاری رکھنے کیلئے افغان حکام سے بھی رابطہ کریں گے تاکہ ہماری تجارت بند نہ ہو پاک افغان سرحد کی بندش کو ابھی 45 روز ہو گئے ہیں پاک افغان سرحد کی بندش سے تجارتی سرگرمیاں مکمل طور معطل ہیں عالمی وباء کرونا وائرس کے سبب پاک افغان سرحد کی بندش سے دونوں طرف کے عوام شدید مشکلات سے دوچار ہیں جس کی وجہ سے دونوں طرف ہزاروں کی تعداد میں مسافر پھنس چکے ہیں کا ہم تحمل نہیں ہوسکتے اور اس مسئلہ کو سیاسی مسئلہ نہیں بنانا چاہئے انہوں نے مزید کہا کہ دونوں طرف کے عوام کو مشکلات درپیش ہیں اور مسافروں کی بڑی تعداد جوکہ پاکستانی شہریوں پر مشتمل ہے افغانستان میں پھنس چکے ہیں جبکہ افغانستان کے شہری بھی یہاں پر پھنسے ہوئے ہیں جن میں خواتین اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہیں اور جس میں مریض بھی شامل ہے انہوں نے مزید کہا کہ انشاء اللہ اس کیلئے دونوں طرف کے حکاموں سے رابطے میں ہے ان کیلئے کوشش جاری ہیں کہ یہ مسافر اپنے گھروں کو پہنچ جائیں جبکہ اس حوالے سے ہم ایک مرحلہ میں کامیاب ہوچکے ہیں جس میں گزشتہ روز بھی تقریبا 31 ہزار کی تعداد میں یک طرفہ پیدل آمد روفت کے ذریعے افغانی مسافروں کو جانے دیا گیا چمن قرنطینہ سینٹر مکمل کرلیا گیا ہے ضلعی انتظامیہ اور فرنٹیئر کور چمن سکاوٹس نے قبائلی مشران، چیمبر آف کامرس کو قرنطینہ سینٹر کا دورہ کرایا۔ سینٹر کے انتظامات کے بارے میں ان کو تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ افغان بارڈ کو یکطرفہ تجارت کیلئے کھول دیا گیا چیمبر آف کامرس کے مطابق پہلے تقریبا روز 100 گاڑیوں پر مشتمل اشیاء خوردونوش کے گاڑیاں پاکستان سے افغانستان ہفتے میں 3 دن سکیں گی سوموار بدھ جمعہ کو بھی 100 گاڑیاں افغانستان جائینگے اس طرح تین روز میں تقریبا 300 مال بردار کنٹینرز اشیاء خوردونوش لے کر افغانستان میں داخل ہوگئے۔ جبکہ معاشی سرگرمیوں کو بحال کرانے کیلئے پوری کوشش کر رہے ہیں اور

سینکڑوں کی تعداد میں مال بردار کینٹنیز روں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں اور کرورنا وائرس کے باعث خطرات درپیش ہیں ان مال بردار جبکہ کرونا وائرس جوکہ اب عالمی وباء اختیار کرچکا ہے جس سے امریکہ سمیت پورا یورپ متاثر ہوچکا ہے ہم سے معاشی لحاظ سے بڑی طاقت چائنا بھی شدید متاثر ہے جس نے اپنے ملک میں اس وباء پر تقریبا قابو پاچکا ہے جبکہ یورپ کے کئی ممالک لاک ڈاؤن کی صورت میں ہیں جس میں خاص کر اٹلی اور دیگر ممالک جبکہ ایران بھی اس سے شدید متاثر ہے پاک افغان خدانخواستہ اگر رسک لیا گیا تو کوئی بھی بڑا المیہ پیش آسکتا ہے جس دونوں طرف کے حکام سے اس حوالے سے بھی بات چیت کر رہے ہیں کرونا وائرس ایک عالمی وباء ہونے کے سبب کسی بھی قسم کی غفلت سے کوئی بڑا سانحہ ہوسکتا ہے۔ چمن لاک ڈاؤن کی وجہ صوبائی حکومت اور رکن صوبائی اسمبلی و چیئرمین قائمہ کمیٹی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اصغر خان اچکزئی کی جانب سے مستحق غریب خاندانوں میں امدادی خوردنی اشیاء تقسیم کی گیں یہ امداد ضرورت مندوں کو انتظامیہ کی نگرانی میں رضا کار یونین کونسل تک پہنچایا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ چمن میں بھی وزیر اعظم پاکستان عمران خان ایمرجنسی احساس کفالت پروگرام کے تحت مستحقین میں امدادی رقوم کی تقسیم کا آغاز کر دیا گیا ہے ملک کے دیگر شہروں کی طرح چمن میں بھی ایمرجنسی احساس کفالت پروگرام کے تحت رقوم کی تقسیم کا سلسلہ جاری ہے اور چمن کے مختلف مقامات پر تین سینٹرز قائم کیے گئے ہیں اور تمام سینٹرز پر سخت سیکیورٹی کے انتظامات کیے گئے ہیں تاکہ کوئی بدنظمی نہ ہو سماجی فاصلوں کا بھی خیال رکھا جارہا ہے امدادی رقوم کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا جائے گا پہلے مرحلے میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں رجسٹرڈ افراد شامل ہیں جبکہ دوسرے مرحلے میں موبائل میسج کرنے والے اور تیسرے اور آخری مرحلے میں ڈپٹی کمشنر کے مستحق افراد کو شامل ہونگے گا ایمرجنسی احساس کفالت پروگرام کے فوکل پرسن کے مطابق چمن شہر میں 4 ہزار سے زائد مستحق افراد اس سہولت سے مستفید ہورہے ہیں۔

میجر (ر) اشرف خان ناصر مرحوم، نئی نسل کیلئے مشعل راہ

تحریر:۔ نصیب اللہ خان ناصر

بہترین انسان وہ ہے جس کا وجود معاشرہ اور انسانوں کیلئے خیر کا باعث ہو، سود مند ہو، اور جو اپنے وجود سے لوگوں کے لئے سہولت اور آسانیاں پیدا کرے، میجر ریٹائرڈ اشرف خان ناصر مرحوم بھی ایک ایسی ہی شخصیت تھے، جن کا کردار سرکاری، عوامی اور علاقائی سطح پر خدمات آنے والی نسلوں کیلئے مشعل راہ ہیں اشرف خان ناصر مرحوم 12 مارچ 1945ء میں کچلاک میں حاجی مرزا خان ناصر مرحوم کے گھر پیدا ہوئے ان کے والد بھی علاقے کے ایک معتبر معزز اور صاف گو شخصیت تھے اشرف خان ناصر مرحوم نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی وہ اپنے علاقہ اور قوم کی حالت بدلنا چاہتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ اگر آپس کی قبائلی دشمن داریاں اور جھگڑے ختم نہ ہوئے تو پشتونوں کو سیاسی سماجی اور معاشرتی حوالے سے ناقابل تلافی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میجر ریٹائرڈ اشرف خان ناصر مرحوم نے ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاک آرمی جوائن کی، گریجویشن پی ایم اے کاکول سے کی اور پاک آرمی کا حصہ ہوتے ہوئے بحیثیت میجر کے 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں حصہ لیا بعد میں وہ سول سروس میں آگئے اور اپنے کیریئر کے دوران اعلیٰ عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے جبکہ تربیتی دوروں پر امریکہ اور برطانیہ گئے جہاں انہوں نے مانچسٹر اور ارکناس میں اعلیٰ انتظامی تربیت حاصل کی۔ سروس کے دوران وہ دو مرتبہ چیف سیکرٹری بلوچستان، سیکرٹری داخلہ، وفاقی وزیر داخلہ، سیکرٹری سیفران، کلکٹر پاکستان کسٹمز، ڈائریکٹر پی ٹی وی، ایڈیشنل افغان ریفوجیز، سیکرٹری لوکل گورنمنٹ، سیکرٹری پی اینڈ ڈی کمشنر کوئٹہ ڈویژن، سیکرٹری تعلیم سمیت مختلف عہدوں پر فائز رہے اور ان عہدوں پر رہتے ہوئے انہوں نے نہ صرف سرکاری مشینری اور سرکاری انتظامی نظم و نسق کو بہتر، فعال اور مضبوط بنایا بلکہ بلوچستان کے عوام کی بھرپور خدمت کی انہوں نے سرکاری عہدوں کو رعب داب کے لئے نہیں بلکہ عوام کی خدمت کے لئے استعمال کیا، انہوں نے اپنے فرائض انتہائی ایمانداری، جانفشانی اور عوامی خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر انجام دیا نہ صرف یہی بلکہ سرکاری عہدوں پر ہوتے ہوئے یا پھر بعد از سروس انہوں نے پشتون معاشرے میں قیام امن اور قبائلی جھگڑوں کے خاتمے کے لئے تاریخی کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں انہیں سیاسی و قبائلی شخصیت حاجی نجیب اللہ خان ناصر بھی ان کے دست و بازو بنے رہے انہوں نے حاجی نجیب اللہ خان ناصر کے ساتھ مل کر قبائلی تنازعات کے حل اور علاقے کے لوگوں کی خدمت کے لئے کردار ادا کرتے رہے ان کا یہ تاریخی کردار، خدمات، سرکاری مشینری کو فعال بنانے قبائلی جھگڑوں کو ختم کرنے میں کردار، عوام دوستی کو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا ان کی یہ خدمات آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں علاقے کے لوگ ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

Shobiz شوبز

بھارت میں چند جوکروں کی وجہ سے کورونا پھیل رہا ہے، سلمان خان

پر بھاگ کے جاؤ گے کہاں، کورونا وائرس امیر غریب یا عمر نہیں دیکھتا

ممبئی (مسائل نیوز) بالی ووڈ اسٹار سلمان خان نے ملک میں کورونا وائرس کے بڑھتے کیسز پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں جوکروں کی وجہ سے کورونا پھیل رہا ہے۔ ایک ویڈیو پیغام میں سلمان خان سمجھانے کے لئے فوج بلائی جائے۔ سپر اسٹار سلمان خان نے اپنے پیغام میں مایوسی اور برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جس کو کورونا ہو رہا ہے وہ اسپتال سے بھاگ رہا ہے، پر بھاگ کے جاؤ گے کہاں۔ کورونا وائرس امیر غریب یا عمر نہیں دیکھتا۔ جن لوگوں کے دماغ میں چل رہا ہے کہ ہمیں کورونا نہیں ہوگا نے کہا کہ بھارت میں چند جوکروں کی وجہ سے یہ بیماری پھیلے جارہی ہے، دعا کرو کہ وہ نوبت نہ آئے کہ آپ کو

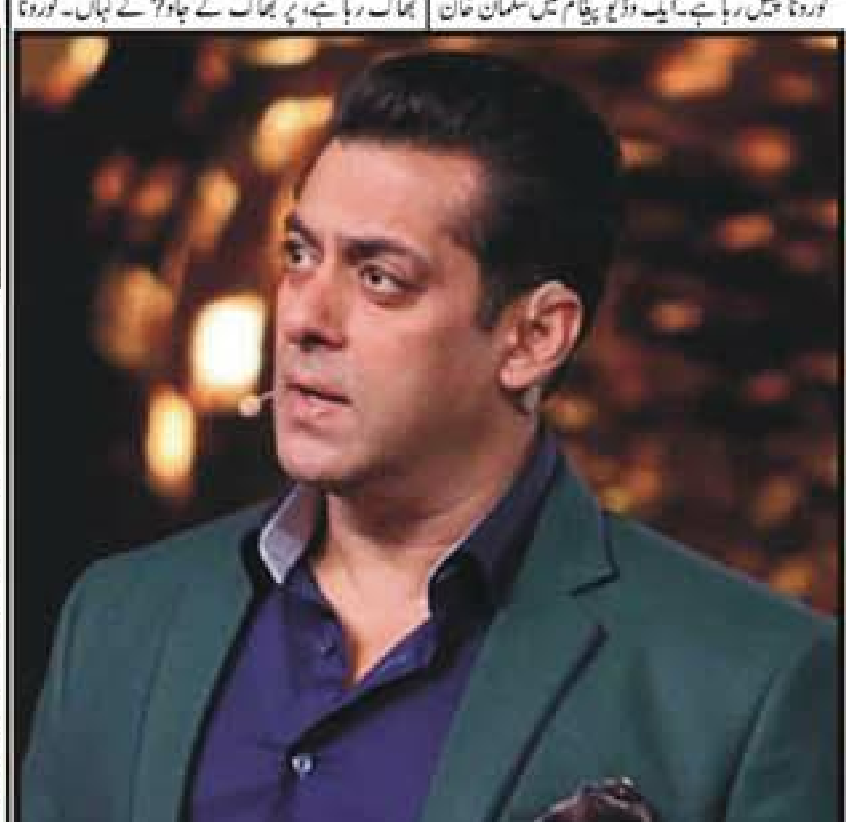

جس کی جتنی حیثیت ہے وہ اس حساب سے لوگوں کی مدد کیلئے آگے آئے، عاطف اسلم

آپ کو کسی بھی حوالے سے ہماری ضرورت ہے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں ہم جو کچھ بھی کرسکتے ہیں کریں گے

لاہور (مسائل نیوز) گلوکار عاطف اسلم نے کہا ہے کہ جس کی جتنی حیثیت ہے وہ اس حساب سے لوگوں کی مدد کے لیے آگے آئے۔ گزشتہ روز سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں عاطف اسلم نے کہا کہ پہلے تو لوگوں کی مدد کے لیے آگے آئے اور اپنے اردگرد، اپنے پڑوسیوں کو دیکھے اور ان کی مدد کرے۔ عاطف اسلم نے خدا سے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ پاک ہمیں ان پریشان کن حالات سے باہر نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ویڈیو کے آخر میں عاطف اسلم نے وزیراعظم کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ کو کسی بھی حوالے سے ہماری ضرورت ہے تو ہم سب آپ کے ساتھ ہیں ہم جو کچھ بھی کرسکتے ہیں کریں گے۔ ملک میں کورونا وبا کی وجہ سے جاری سنگین صورتحال کے حوالے سے وزیراعظم عمران خان کی جانب سے اٹھائے جانے والے اقدامات کا خیر مقدم کرتا ہوں انہوں نے تمام لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ جس کی جتنی حیثیت ہے وہ اس حساب سے

گھر وہ جگہ ہے جہاں دل ہے، نیمل خاور کی ویڈیو وائرل

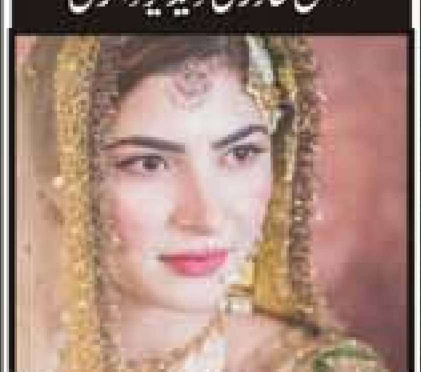

کراچی (مسائل نیوز) کرونا وائرس لاک ڈاؤن کے سبب عام عوام کی طرح شوبز ستارے بھی گھروں میں رہنے پر مجبور ہیں ... ویڈیو وائرل ہورہی ہیں۔ نیمل خاور نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ انسٹاگرام پر ویڈیو شیئر کی اور لکھا کہ گھر وہ جگہ ہے جہاں دل ہے اور ہم سب کے پاس وہ چھوٹے کونے ہیں جو گھر کی طرح محسوس کرتے ہیں، اس طرح کے اوقات میں، ہمارے چھوٹے آرام دہ کونے ہماری خوشی کی جگہ بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو گھر میں خوش کن جگہ کس طرح نظر آتی ہے؟ میں اسے دیکھنا پسند کروں گی۔

رابی پیرزادہ نے آن لائن دین کی تعلیم دینی شروع کردی

میں ان کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں حوالہ جات کے ساتھ دیتی ہوں

مانگا منڈی (مسائل نیوز) شوبز سے کنارہ کشی اختیار کرنے والی اداکارہ، گلوکارہ و اینکر رابی پیرزادہ نے آن لائن دینی تعلیم دینی شروع کردی، اس نیک کام کا آغاز انہوں نے اپنے آفیشل یوٹیوب چینل سے شروع کیا اور اب تک وہ اس کے 7 لائیو سیشن کرچکی ہیں وہ ایک مخصوص وقت پر آن لائن ہوتی ہیں جہاں پر وہ آن لائن موجود اپنے پرستاروں کو دین کی تعلیم دے رہی ہیں وہ دین کے بارے میں مختلف موضوعات پر بات چیت کرتی ہیں ... کی کتابوں کا حوالہ بھی دے رہی ہیں۔ رابی پیرزادہ کا کہنا ہے کہ جب میں نے لائیو سیشن کا اعلان کیا تو پہلے تو لوگوں نے اس کا یقین نہیں کیا مگر جیسے ہی میں نے پہلا سیشن کیا تو لوگوں کی دلچسپی شروع ہوگئی اور اب اللہ کا شکر ہے کہ کافی لوگ میرے ساتھ اس لائیو سیشن میں ہوتے ہیں جن کو میں دین کے بارے میں بتاتی ہوں اور سمجھاتی ہوں اور لوگ بھی اس میں شریک ہوتے ہیں میں ان کے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث کی روشنی میں حوالہ جات کے ساتھ دیتی ہوں

صنم سعید کا تھائی لینڈ سے وطن واپس لانے پر سب کا شکریہ

کراچی (مسائل نیوز) تھائی لینڈ سے وطن واپسی پر اداکارہ صنم سعید نے پھنسے پاکستانیوں کو واپس لانے پر سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا ہے۔ صنم سعید نے کہا ... لانے میں ہر ممکن کوشش کی، وہ تمام لوگ جو دوسرے ممالک میں پھنسے ہوئے ہیں وہ ہمت اور صبر سے کام لیں کیونکہ ان کی بھی مدد ہونے والی ہے۔ اداکارہ نے کہا کہ دوست احباب، خاندان، میڈیا، حکومت، یونین، تمام ادارے سب مل کر بیرون ممالک میں پھنسے پاکستانیوں کو حفاظت کے ساتھ وطن واپس لانے میں مدد کر رہے ہیں۔ اداکارہ نے مزید کہا کہ وہ ان تمام لوگوں کو اپنے وطن واپس آنے کے مرحلے سے متعلق آگاہ کریں گی تاکہ دوسرے محصور پاکستانی بھی تیاری کرسکیں

قرنطینہ کے دوران لگا جیسے مجھے کورونا ہوگیا ہے، ہمایوں سعید

کراچی (مسائل نیوز) نامور اداکار ہمایوں سعید جو گزشتہ تقریباً ایک ماہ سے سماجی فاصلہ اختیار کیے ہوئے ہیں نے کہا ہے کہ قرنطینہ کے دوران لگا جیسے مجھے کورونا ہوگیا ہے۔ ایک پروگرام میں آن لائن گفتگو کرتے ...

قرنطینہ میں کیا کام کیے جاسکتے ہیں؟ مایا علی نے بتادیا

مایا علی نے لکھا کہ پرسکون رہیں، آرام کریں اور خود کو ان فراغت کے دنوں میں زیادہ منفرد بنائیں

لاہور (مسائل نیوز) فلم اور ٹی وی کی معروف اداکارہ مایا علی نے کرونا وائرس سے بچاؤ کے لیے خود کو گھروں میں محدود کرنے والے مداحوں کو 20 زبردست کام بتا ... روزمرہ کے معمولات لکھنا اور شیڈول بنانا، کھانے پکانا، ورزش کرنا، پرانے دوستوں سے رابطے کرنا، مختلف انڈور گیمز کھیلنا، گھر کی صفائی کرنا، سلائی، کڑھائی سیکھنا،

مسلم امہ کو رب کو منانے کی ضرورت ہے: بشریٰ انصاری

اسلام آباد (مسائل نیوز) اداکارہ بشریٰ انصاری نے کہا کہ اس وقت تمام امت مسلمہ کو اپنے رب کو منانے کی ضرورت ہے۔ بشریٰ انصاری نے سوشل میڈیا پر جاری ایک پیغام میں کہا کہ ہمارا رب ہم سے ناراض ہے اور ...

حریم فاروق کو گلوکار سمیع یوسف کی آواز میں "مست قلندر" پسند

کبھی بھی کوئی پراجیکٹ زیادہ پیسوں کیلئے سائن نہیں کیا ہے، ماورا حسین

جب انہیں کوئی جذباتی سین کرنا ہوتا ہے تو اس کیلئے انہیں کم از کم 16 ٹیک لینے پڑتے ہیں

اسلام آباد (مسائل نیوز) اداکارہ ماورا حسین نے کہا ہے کہ انہوں نے کبھی بھی کوئی پراجیکٹ زیادہ پیسوں کے لئے سائن نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کوئی فلم یا ڈرامہ زیادہ پیسوں کے لیے سائن نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی کاسٹ کے لئے کوئی پراجیکٹ چھوڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ خوش قسمت ہیں کہ انہیں اچھا کام ملا اور ...

ہمایوں سعید ایک منفرد اداکار ہیں، ہمیشہ ان کیساتھ کام کرنا چاہوں گی، مہوش حیات

اداکارہ فلم "لندن نہیں جاؤں گا" میں جلوہ گر ہوں گی فلم رواں سال سینما کی زینت بنے گی

اسلام آباد (مسائل نیوز) اداکارہ مہوش حیات نے اداکار ہمایوں سعید کے ساتھ کام کرنے کی وجہ بتادی۔ انہوں نے کہا کہ ہمایوں سعید کی منفرد اداکاری ... جلوہ گر ہوں گی فلم رواں سال سینما کی زینت بنے گی۔ اداکارہ مہوش حیات نے اداکار ہمایوں سعید کے ساتھ کام کرنے کی وجہ بتادی۔